خطبۂ غدیر

جو

خاتم النّبیین، افضل المرسلین

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کو

غدیرِ خم کے مقام پر ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

خطبۂ غدیر

اصل عربی خطبہ، اُردو ترجمے اور تفصیلی اعداد و شمار پر مشتمل
مقدمے کے ساتھ

اظہار سنز
19۔اردو بازار لاہور فون: 37230150
ہیڈ آفس: 9۔ریٹی گن روڈ لاہور فون: 37220761
E-mail: izharsons_2004@hotmail.com
www.izhar-sons.com

Marfat.com

297.04
خط 28 م
116231

جملہ حقوق محفوظ
۲۰۱۲ء

نام کتاب : خطبۂ غدیر

تحقیق وترجمہ : پروفیسر وزیرالحسن عابدی

مرتب : ملک محمد حیدر

ناشر : سید محمد علی انجم رضوی

اظہار سنز۔۱۹۔اردو بازار، لاہور

فون: ۳۷۲۳۰۱۵۰

طابع : سیّد اظہار الحسن رضوی

اظہار سنز پرنٹرز لاہور

قیمت : -/۱۵۰ روپے

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نِعمَ المَولٰی وَ نِعمَ النَّصِیر

عرضِ مرتب

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لیے منصب ولایت و وصایت کا پہلا عام اعلان اپنی بعثت کے فوراً بعد دعوت ذوالعشیرہ میں فرمایا تھا۔ پھر آخری اعلان خطبۂ غدیر کے ذریعے ہوا۔ اس تاریخی خطبہ کا ذکر علمائے اسلام کی قدیم ترین کتابوں میں جا بجا ملتا ہے، اور اس کے اہم اقتباسات بھی اِن کتابوں میں درج ہوئے ہیں۔ جن کتابوں میں پوا خطبہ نقل کیا گیا ہے ان میں سے اس وقت علامہ طبرسی کی مشہور کتاب ''الاحتجاج'' قابلِ ذکر ہے۔

راقم نے ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ میں اس خطبے کا صرف اُردو ترجمہ شایع کیا تھا، جس کے بعد مختلف احباب خاص طور پر دوست مکرم جناب شیخ محمد طفیل صاحب کی طرف سے فرمائش ہوئی کہ اصل عربی خطبہ اُردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا جائے، اور مقدمے میں تمام مستند مآخذ اور متعلقہ حوالے درج کیے جائیں۔ راقم نے اس مقصد کے لیے خطبے کا وہ ایڈیشن حاصل کیا جو عراق میں مؤسستہ الصادق علیہ السلام نے کربلائے معلّٰی سے شائع کیا ہے اور علامہ طبرسیؒ کی کتاب الاحتجاج اور علامہ مجلسیؒ کی بحار الانوار میں درج شدہ متن سے اس کا مقابلہ کر کے زیرِ نظر نسخہ مرتب کیا جس میں اعراب کے اہتمام کے ساتھ قاری کی سہولت کے لیے عبارت کے الگ الگ پیراگراف قرار دے کر عبارتوں کا ترتیبی شمارہ درج کیا اور اُردو ترجمے کو بھی اسی طرح متوازی عبارتوں میں تقسیم کر کے وہی ترتیبی

Marfat.com

شمارے درج کر دیئے تاکہ ترجمے کی عبارت کو اس کی عربی اصل سے ملا کر بہ سہولت پڑھا جا سکے۔ یہ کوشش بھی کی ہے کہ اصل اور ترجمے دونوں میں پڑھنے والے کے لیے ہر عبارت کے جملے بھی واضح ہو جائیں۔

خطبے میں قرآن پاک کی جو آیات یا ان کے جزو آئے ہیں اُنھیں داوین لگا کر ظاہر کر دیا ہے۔

مقدمے کے لیے ضروری اعداد و شمار علامہ عبدالحسین احمد امینی نجفی دام برکاتہ کی شہرۂ آفاق کتاب 'الغدیر' سے لیے ہیں۔

فرزند عزیز الحاج ملک محمد اسلم کے لیے دُعا گو ہوں جس نے اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ وَمَاتوفیقی الّا باللّٰہ۔

خاک پائے غلامان قنبرؓ

ملک محمد حیدر

سرگودھا ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

◆◆◆

Marfat.com

مقدمه

Marfat.com

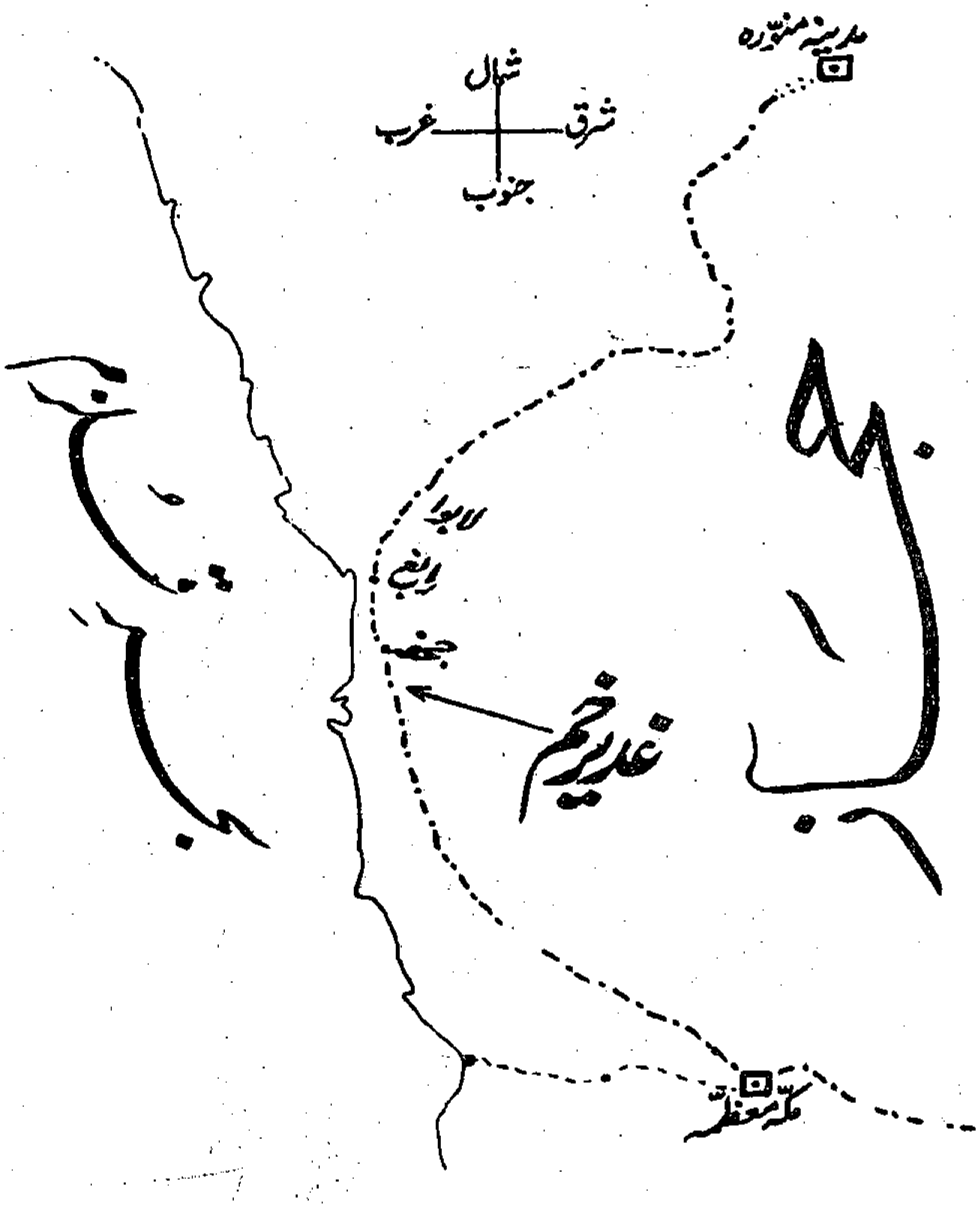

غدیر خم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس شاہراہ عام پر ہے جہاں سے قافلوں کے لیے یمن، مصر اور شام کی طرف راستے نکلتے ہیں اور یہ علاقہ بحر قلزم کے ساحل سے نسبتاً بہت قریب ہے۔ غدیر کے معنی ہیں تالاب یا چشمہ جو اکثر خشک ہو جاتا ہے۔ غدیر کی نشیبی زمین جو اس میں پانی کا چشمہ ہونے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئی، وادی خم میں ہے۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے تقریباً ٦٩ میل کے فاصلہ پر اور مدینہ منورہ سے تقریباً ١١١ میل کے فاصلہ پر ہے۔ غدیر خم سے مدینے جانے والے پہلے جُحفہ جاتے ہیں، جو یہاں سے تین میل ہے، اور پھر جُحفہ سے تقریباً ١٠٨ میل کی مسافت طے کر کے مدینہ منورہ پہنچتے ہیں۔

Marfat.com

نزول آیہ تبلیغ یوم غدیر

یا ایّھا الرّسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک وان لم تفعل فما بلّغت رسالتہ واللہ یعصمک من النّاس ۝

قرآن پاک کی یہ آیہ شریفہ اس وقت نازل ہوئی جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لاتے ہوئے ۱۸؍ذی الحجہ ۱۰ھ کو غدیر خم کے مقام پر پہنچے ہیں۔ اس وقت پانچ گھڑی دن گذر چکا تھا کہ جبرئیل امینؑ بارگاہِ رسالت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمدؐ اللہ آپ کو درود سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے ''اے رسول وہ پیغام پہنچا دو جو (علیؑ کے بارے میں) تمھارے رب کی طرف سے تمھیں بھیجا گیا ہے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اپنی رسالت نہیں پہنچائی۔'' (آیت کا ترجمہ)

اس وقت قافلے کے لوگ جن کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے زیادہ تھی جُحفہ کے حدود میں تھے جو ذرا آگے بڑھ گئے تھے اُنھیں واپس بلایا گیا اور جو پیچھے سے چلے آرہے تھے انھیں یہاں یعنی غدیر خم کے مقام پر روک لیا گیا جو جُحفہ سے دو میل اِدھر ہے۔

مشہور مؤرخ اسلام محمد بن جریر طبری (وفات ۳۱۰ھ) نے اپنی کتاب 'الولایۃ فی طرق حدی الغدیر' میں روایت کی سندیں دے کر لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے اس موقع پر غدیر خم کے عظیم اجتماع میں ایک مفصل خطبہ[1] ارشاد فرمایا جس میں کہا:

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

...... (جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کا مولا ہے۔ اے ذاتِ الٰہی جو اسے دوست رکھے اس کا دوست اور جو اس سے دشمنی کرے اُس کا دشمن رہ)

آیۂ اکمالِ دین

سورۂ مبارکۂ مائدہ میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"

یہ آیت ۱۸ ماہ ذی الحجہ ۱۰ھ کو غدیرِ خم کے میدان میں اس وقت نازل ہوئی جب حضرت ختمی مرتبت تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبۂ مبارکہ میں یہ اعلان فرما چکے:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ

اور ساتھ ہی آپ نے یہ دُعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّہُ

---

[1] اس عظیم خطبے کے اقتباسات مختلف معتبر کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں اور اس کا بنیادی مضمون یعنی حدیث ولایت تمام اہم کتابوں میں مذکور ہے۔ پورا خطبہ علامہ طبرسی کی کتاب الاحتجاج میں محفوظ ہے۔

Marfat.com

آیاتِ عذابِ واقع

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ○ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ○ مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ○

(سُوْرَۃُ الْمَعَارِج)

یہ آیات غدیرخم میں حضرت خاتم المرسلین صلعم کے تاریخی اعلان کے بعد نازل ہوئیں۔ اوران کے نزول کا واقع یہ ہے کہ اعلانِ غدیر کے بعد ایک شخص جابر بن نضر بن حارث بن کلدۃ العبدری نے رسول اللہ کی خدمت میں آ کر کہا:۔

''اے محمد اللہ کی طرف سے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کا ہمیں حکم دیا۔ یہ باتیں آپ کی ہم نے مانیں۔ مگر آپ نے اس پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چچازاد بھائی کی ہم پر فضیلت ہم سے منوانی چاہی ہے اور کہا ہے ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ'' مولاہ'' تو آیا یہ بات تمھاری اپنی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے ہے؟ اس کے جواب میں رسول الثقلین نے فرمایا ''قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

اس پر جابر یہ کہتا ہوا اُلٹا پھرا ''الٰہی اگر یہ بات جو محمد کہتے ہیں حق ہے تو آسمان سے مجھ پر پتھر آ پڑے یا عذاب الیم آ پہنچے۔''

جیسے ہی یہ شخص جا کر اپنی سواری پر بیٹھا آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر آ کر گرا

Marfat.com

اور سر میں سے گزر کر جسم کو چھیلتا ہوا اُسے ہلاک کر گیا۔

آیۂ تبلیغ، آیہ اکمال دین واتمام نعمت اور آیاتِ عذاب واقع میدان غدیر خم میں ۱۸/ذی الحجہ ۱۰ھ کو نازل ہوئیں۔ آیۂ تبلیغ رسول اللہ صلعم کے خطبۂ غدیر ارشاد فرمانے سے پہلے آیۂ اکمال واتمام اعلان من کنت مولاہ کے فوراً بعد نازل ہوئی اور آیات عذاب واقع اس وقت جب تقریبِ غدیر کے اختتام پر جابر بن النضر بن الحارث بن کلدۃ العبدری نے رسول اللہ کا پیغام قبول کرنے اور اسے امر الٰہی ماننے سے انکار کیا۔ یہ بات اسلام کے علماء اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اپنی تالیفات میں لکھی ہے۔ چند اہم نام حسب ذیل ہیں:۔

الحافظ محمد بن جریر الطبری، الحافظ ابوسعید السجستانی، الحافظ ابن عساکر الشافعی، الفخر الرازی الشافعی، شیخ الاسلام ابواسحاق الحموینی، جلال الدین السیوطی، السید شہاب الدین آلوسی الشافعی، الحافظ ابن مردویہ الاصبہانی، الشیخ محمد عبدہ المصری۔

◆◆◆

Marfat.com

حدیثِ غدیر

حدیثِ غدیر کی روایت کا سلسلہ اصحابؓ تابعین اور تبع تابعین سے ہوتا ہوا علمائے اسلام تک پہنچا تو دوسری صدی ہجری سے لے کر دور بہ دور برابر آگے بڑھتا رہا اور اس عظیم کاروانِ دین و دانش و داد میں اسلام کے ہر فرقے کی ممتاز ترین شخصیتیں ساتھ رہیں۔ یہاں ہم اس کثیر التعداد سلسلے کی زریں فہرست سے بعض منتخب نام درج کرتے ہیں۔

دوسری صدی ہجری

۱۔ محمد بن مسلم ابوبکر قریشی زہری۔

۲۔ یحییٰ بن سعید کوفی مدنی۔

۳۔ محمد بن اسحاق مدنی۔

۴۔ سفیان بن سعید ثوری ابوعبداللہ الکوفی۔

۵۔ سفیان بن عینیہ ابومحمد الہلالی الکوفی۔

تیسری صدی ہجری

۱۔ محمد بن ادریس ابوعبداللہ شافعی۔

۲۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی مروزی۔

Marfat.com

۳۔ قتیبہ بن سعید بغلانی۔

۴۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ سیبانی مروزی۔

۵۔ محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذی۔

۶۔ محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ بخاری

چوتھی صدی ہجری

۱۔ احمد بن شعیب حافظ ابو عبدالرحمٰن نسائی۔

۲۔ محمد بن جریر ابو جعفر طبری۔

۳۔ علی بن عمر دار قطنی بغدادی۔

۴۔ سلیمان بن احمد ابو القاسم طبرانی۔

۵۔ علی بن حسین مسعودی۔

پانچویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری۔

۲۔ احمد بن موسیٰ حافظ ابن مردویہ اصفہانی۔

۳۔ احمد بن محمد ابو اسحاق ثعلبی نیشاپوری۔

۴۔ احمد بن حسین حافظ ابو بکر بیہقی۔

۵۔ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی۔

چھٹی صدی ہجری

۱۔ محمد بن محمد ابو حامد غزالی طوسی۔

۲۔ یحییٰ بن عبدالوہاب اصفہانی۔

Marfat.com

۳۔ محمود بن عمر ابوالقاسم جاراللہ زمخشری

۴۔ عبدالکریم بن احمد ابو سعد سمعانی مروزی۔

۵۔ علی بن حسن ابوالقاسم دمشقی معروف بہ حافظ ابن عساکر۔

ساتویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عمر ابو عبداللہ معروف بہ فخر الدین رازی۔

۲۔ یاقوت بن عبداللہ معروف بہ یاقوت حوی۔

۳۔ علی بن محمد سیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری۔

۴۔ یوسف بن عبداللہ معروف بہ ابن جوزی۔

۵۔ عبداللہ بن عمر ناصر الدین بیضاوی۔

آٹھویں صدی ہجری

۱۔ ابراہیم بن سعد الدین شیخ الاسلام جوینی خراسانی۔

۲۔ محمد بن احمد حافظ شمس الدین ذہبی۔

۳۔ عبداللہ بن اسعد ابوالسعادات یافعی شافعی۔

۴۔ علی بن شہاب الدین ہمدانی۔

۵۔ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی۔

نویں صدی ہجری

۱۔ عبدالرحمٰن بن محمد مغربی معروف بہ ابن خلدون۔

۲۔ علی بن محمد ابوالحسن حسینی معروف بہ میر سید شریف جرجانی۔

۳۔ محمد بن محمد بخاری معروف بہ خواجہ پارسا۔

Marfat.com

۴۔ احمد بن علی مقریزی تقی الدین حسینی۔

۵۔ احمد بن علی معروف بہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔

دسویں صدی ہجری

۱۔ عبدالرحمٰن بن کمال الدین حافظ جلال الدین سیوطی مصری۔

۲۔ علی بن عبداللہ نورالدین سہودی مدنی۔

۳۔ علی بن حسام الدین معروف علی متقی ہندی ساکن مکہ معظّمہ۔

۴۔ احمد بن محمد حافظ شہاب الدین معروف بہ ابن حجر ہیثمی۔

۵۔ عطاء اللہ بن فضل اللہ حسینی جمال الدین شیرازی۔

گیارھویں صدی ہجری

۱۔ علی بن سلطان محمد ہروی معروف بہ ملا علی قاری حنفی۔

۲۔ عبدالرؤف حدادی زین الدین مناوی مصری۔

۳۔ احمد بن فضل مکی شافعی۔

۴۔ احمد بن محمد شہاب الدین خفاجی مصری۔

۵۔ عبدالحق بخاری دہلوی۔

بارھویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن عبدالرسول حسینی شافعی۔

۲۔ صالح بن مہدی ضیاء الدین عقیلی صنعانی۔

۳۔ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی مصری۔

Marfat.com

۴۔ محمد بن معتمد خاں بدخشی۔

۵۔ حامد بن علی بن ابراہیم دمشقی معروف بہ عمادی۔

تیرھویں صدی ہجری

۱۔ محمد بن محمد زبیدی حسینی۔

۲۔ محمد بن علی بن صبان شافعی۔

۳۔ محمد بن علی شوکانی صنعانی۔

۴۔ محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی بغدادی۔

۵۔ سلیمان بن ابراہیم معروف بہ خواجہ کلاں حسینی بلخی۔

چودھویں صدی ہجری

۱۔ احمد بن زینی وجلان مکی شافعی۔

۲۔ مومن بن حسن شبلنجی۔

۳۔ قاضی بہلول بہجت شافعی۔

۴۔ محمد محمود رافعی مصری۔

◆◆◆

Marfat.com

اصحاب کرامؓ

(جن سے حدیثِ غدیر کی روایت کی گئی ہے)

۱۔ ابو ہریرہؓ
۲۔ ابولیلی انصاری
۳۔ ابوزینب۔ بن عوف انصاری
۴۔ ابوفضالتہ انصاری
۵۔ ابوقدامہ انصاری
۶۔ ابوعمرۃ بن عمرو انصاری
۷۔ ابوالہیثم بن التیہان انصاری
۸۔ ابورافع القبطی
۹۔ ابوذویب خویلد (یا خالد)
۱۰۔ ابوبکر بن ابی قحافہ تیمی
۱۱۔ اسامہ بن زید کلبی
۱۲۔ اُبی بن کعب انصاری
۱۳۔ اسعد بن زاراہ انصاری
۱۴۔ اسماء بنت عمیس
۱۵۔ اُم سلمہ، اُم المومنین
۱۶۔ اُم ہانی بنت ابی طالب
۱۷۔ ابوحمزہ انس بن مالک انصاری
۱۸۔ براء بن عازب انصاری
۱۹۔ بریدہ بن حطیب
۲۰۔ ابوسعید ثابت بن ودیعہ انصاری
۲۱۔ جابر بن سمرہ
۲۲۔ جابر بن عبداللہ انصاری
۲۳۔ جبلہ بن عمرو انصاری
۲۴۔ جبیر بن مطعم عدی
۲۵۔ جریر بن عبداللہ بجلی
۲۶۔ ابوذر غفاری
۲۷۔ ابوجنیدہ انصاری
۲۸۔ حَبہ بن جوین ابوقدامہ عرنی
۲۹۔ حبشی بن جنادہ
۳۰۔ حبیب بن بدیل خزاعی
۳۱۔ خذیفہ بن اسد غفاری
۳۲۔ حذیفہ بن یمان
۳۳۔ حسان بن ثابت
۳۴۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

Marfat.com

۳۵۔ امام حسین شہید علیہ السلام
۳۶۔ ابوایوب خالد بن زید انصاری
۳۷۔ ابوسلیمان خالد بن ولید مخزومی
۳۸۔ خزیمہ بن ثابت انصاری
۳۹۔ ابوشریح خویلد خزاعی
۴۰۔ رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری
۴۱۔ زبیر بن عوام
۴۲۔ زید بن ارقم انصاری
۴۳۔ ابوسعید زید بن ثابت
۴۴۔ زید بن شراحیل انصاری
۴۵۔ زید بن عبداللہ انصاری
۴۶۔ ابواسحٰق سعد بن ابی وقاص
۴۷۔ سعد بن عبادہ انصاری
۴۸۔ ابوسعید سعد بن مالک انصاری
۴۹۔ سعید بن زید
۵۰۔ سعید بن سعد بن عبادہ انصاری
۵۱۔ ابوعبداللہ سلیمان فارسی
۵۲۔ ابومسلم سلمہ بن اکوع
۵۳۔ ابوسلیمان سمرہ بن جندب فرازی
۵۴۔ سہل بن حنیف
۵۵۔ ابوعباس سہل بن سعد انصاری
۵۶۔ ابوامامتہ الصدی بن عجلان باہلی
۵۷۔ ضمیرۃ الاسدی
۵۸۔ طلحہ بن عبیداللہ تمیمی
۵۹۔ عامر بن عمیر نمیری
۶۰۔ عامر بن لیلیٰ بن ضمرہ
۶۱۔ عامر بن لیلیٰ غفاری
۶۲۔ ابوطفیل عامر بن واثلہ
۶۳۔ عائشہ بنت ابی بکر
۶۴۔ عباس بن عبدالمطلب
۶۵۔ عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری
۶۶۔ ابومحمد عبدالرحمٰن بن عوف
۶۷۔ عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی
۶۸۔ عبداللہ بن ابی عبدالاسد مخزومی
۶۹۔ عبداللہ بن بدیل
۷۰۔ عبداللہ بن بشیر
۷۱۔ عبداللہ بن ثابت انصاری
۷۲۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب

Marfat.com

۷۳۔ عبداللہ بن حنطب مخزوی
۷۴۔ عبداللہ بن ربیعہ
۷۵۔ عبداللہ بن عباس
۷۶۔ عبداللہ بن ابی اوفی علقمہ
۷۷۔ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن الخطاب
۷۸۔ عبداللہ بن مسعود ہذلی
۷۹۔ عبداللہ بن یامیل
۸۰۔ عثمان بن عفان
۸۱۔ عبید بن عازب انصاری
۸۲۔ ابوطریف عدی بن حاتم
۸۳۔ عطیہ بن بسر مازنی
۸۴۔ عقبہ بن عامر جہنی
۸۵۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ
۸۶۔ ابوالیقظان عمار بن یاسر
۸۷۔ عمارہ انصاری
۸۸۔ عمر بن ابی سلمہ مخزومی
۸۹۔ عمر بن الخطاب
۹۰۔ عمران بن حصین خزاعی
۹۱۔ عمر بن الحمق خزاعی
۹۲۔ عمرو بن شراحیل
۹۳۔ عمرو بن العاصی
۹۴۔ عمرو بن مرہ جہنی
۹۵۔ سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
۹۶۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب
۹۷۔ قیس بن ثابت انصاری
۹۸۔ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری
۹۹۔ ابومحمد کعب بن عجزہ انصاری
۱۰۰۔ ابوسلیمان مالک بن الحویرث
۱۰۱۔ المقداد بن عمرو کندی
۱۰۲۔ ناجیہ بن عمرو خزاعی
۱۰۳۔ ابوبرزہ فضلہ بن عتبہ
۱۰۴۔ نعمان بن عجلان انصاری
۱۰۵۔ ہاشم بن مرقال زہری
۱۰۶۔ ابوسمہ وحشی بن حرب الحبشی حمصی
۱۰۷۔ وہب بن حمزہ
۱۰۸۔ ابومرازم یعلی بن مرہ ثقفی
۱۰۹۔ ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ

◆◆◆

Marfat.com

تابعین

(جن سے حدیثِ غدیر کی روایت کی گئی ہے)

۱۔ ابوصالح السمان مدنی

۲۔ ابولیلیٰ کندی

۳۔ سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب

۴۔ سعید بن جبیر اسدی

۵۔ سعید بن مسیّب مخزومی

۶۔ الضحاک بن مزاحم ہلالی

۷۔ طاووس بن کیسان یمانی

۸۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص

۹۔ عبداللہ بن شریک عامری

۱۰۔ عدی بن ثابت انصاری

۱۱۔ علی بن زید بصری

۱۲۔ عمر بن عبدالعزیز

◆◆◆

Marfat.com

منتخب کتابیں

جن میں اصحاب کرامؓ اور تابعینؒ سے حدیث غدیر کی روایت کی گئی ہے۔

نمبر شمار	کتاب	مؤلف
۱۔	احیاءالمیت	سیوطی
۲۔	اخبارالدول	قرمانی
۳۔	اربعین الطّوال	ابن عساکر
۴۔	الاستیعاب	ابن عبدالبر
۵۔	أسدالغابہ	ابن الاثیر الجزری
۶۔	اسنیٰ المطالب	جزری
۷۔	الاصابہ	ابن حجر عسقلانی
۸۔	اکتفا	وصابی الشافعی
۹۔	الاوسط	طبرانی
۱۰۔	البدایہ والنہایہ	ابن کثیر
۱۱۔	البیان والتعریف	ابن حمزہ حنفی
۱۲۔	تاریخ آلِ محمد	
۱۳۔	تاریخ الکبیر	ابن عساکر
۱۴۔	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی
۱۵۔	تاریخ الخلفاء	سیوطی
۱۶۔	تذکرۃ الحفاظ	ذہبی
۱۷۔	تذکرۃ خواص اُمتہ	ابن الجوزی
۱۸۔	تفسیر	قاضی شوکانی

Marfat.com

۱۹۔	تفسیر الطبری	ابن جریر الطبری
۲۰۔	تفسیر الکبیر	فخر الدین رازی
۲۱۔	تفسیر المنار	محمد عبدہ
۲۲۔	تفسیر نیشاپوری	حسن نیشاپوری
۲۳۔	التقریب	ابنِ حجر
۲۴۔	تلخیص	ذہبی
۲۵۔	تہذیب الکمال فی اسماء الرجال	ابوحجاج مزی
۲۶۔	تہذیب التہذیب	ابنِ حجر
۲۷۔	جامع الصغیر	سیوطی
۲۸۔	جمع الجوامع	سیوطی
۲۹۔	جواہر العقدین	سمہودی
۳۰۔	حدیث الولایۃ	حافظ ابن عقدہ
۳۱۔	حلیۃ الاولیاء	ابونعیم
۳۲۔	الخصائص العلویہ	حافظ ابوفتح محمد بن علی نطنزی
۳۳۔	خصائص	نسائی
۳۴۔	الخطط	مقریزی
۳۵۔	خلاصۃ التہذیب	صفی الدین
۳۶۔	خلاصۃ الخزرجی	خزرجی
۳۷۔	درمنثور	سیوطی
۳۸۔	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	حاکم الحسکانی
۳۹۔	ذخائر العقبیٰ	محب الدین طبری
۴۰۔	روح المعانی	آلوسی
۴۱۔	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویۃ	محمد بن اسمعیل یمنی
۴۲۔	ریاض الصالحین	نووی

Marfat.com

۴۳۔	ریاض النضرۃ	محب الدین طبری
۴۴۔	سنن ابن ماجہ	
۴۵۔	زین الفتیٰ	حافظ ابو محمد العاصمی
۴۶۔	سیر الحلبیہ	حلبی
۴۷۔	شرح دیوان امیر المومنینؑ	میبذی
۴۸۔	شرح المواہب	حافظ زرقانی مالکی
۴۹۔	شمس الاخبار	قریشی
۵۰۔	صحیح ترمذی	ترمذی
۵۱	صواعق محرقہ	ابن حجر مکی
۵۲۔	عمدۃ القاری	بدر الدین محمود الشہیر بابن العینی حنفی
۵۳۔	فرائد السمطین	حموینی
۵۴۔	فصول المہمہ	ابن صباغ مالکی
۵۵۔	فضائل الصحابہ	ابونعیم
۵۶۔	کتاب الغدیر	منصور رازی
۵۷۔	کتاب الولایۃ	حافظ ابوسعید مسعودی بن ناصر سجستانی
۵۸۔	کشف والبیان	ثعلبی
۵۹۔	کفایۃ الطالب	سیوطی
۶۰۔	کفایۃ المطالب	حافظ گنجی شافعی
۶۱۔	کنز العمال	متقی الہندی
۶۲۔	الکنی والاسماء	دوالبی
۶۳۔	مجمع الزوائد	حافظ ہیثمی
۶۴۔	محاسن الازہار	علامہ حمید محلی
۶۵۔	مستدرک	الحاکم
۶۶۔	مسند	احمد بن حنبل

۱۱۶۲۳۱

Marfat.com

۶۷۔	مسند	بزاز
۶۸۔	مشکاۃ المصابیح	والدین محمد بن الخطیب
۶۹۔	مشکل الآثار	حافظ طحاوی
۷۰۔	مطالب السؤل	ابن طلحہ شافعی
۷۱۔	معارج العلی	شیخ محمد صدر العالم
۷۲۔	معارف	ابن قتیبہ دینوری
۷۳۔	معجم الکبیر	طبرانی
۷۴۔	مفتاح النجا	بدخشی
۷۵۔	مناقب الثلاثہ	
۷۶۔	مقتل الامام السبط الشہید	الخطیب الخوارزمی
۷۷۔	مناقب	خوارزمی
۷۸۔	مناقب	حافظ ابن مغازلی
۷۹۔	موالاۃ	ابن عقدہ
۸۰۔	الموجز فی فضائل الخلفاء الاربعہ	ابوفتوح اسعد عجلی
۸۱۔	مودۃ القربیٰ	الہمدانی
۸۲۔	میزان الاعتدال	ذہبی
۸۳۔	نخب المناقب	ابی بکر جعابی
۸۴۔	نزل الابرار	البدخشی
۸۵۔	نظم درر السمطین	جمال الدین زرندی
۸۶۔	نوادر الاصول	حکیم ترمذی
۸۷۔	وسیلۃ المآل	شیخ احمد بن فضل شافعی
۸۸۔	ینابیع المودۃ	سلیمان قندوزی حنفی

◆◆◆

Marfat.com

مورخینِ اسلام

نمبر شمار	مؤرخ	تاریخ
۱۔	بلاذری (وفات ۲۷۹ھ)	انساب الاشراف
۲۔	ابن قتیبہ (وفات ۲۷۶ھ)	المعارف والامامہ والسیاستہ
۳۔	طبری (وفات ۳۱۰ھ)	کتاب مفرد
۴۔	ابن زولاق اللیثی المصری (وفات ۲۸۷ھ)	تاریخ
۵۔	خطیب البغدادی (وفات ۴۶۳ھ)	تاریخ بغداد
۶۔	ابن البر (وفات ۴۶۳ھ)	الاستیعاب
۷۔	شہرستانی (وفات ۵۴۸ھ)	الملل والنحل
۸۔	ابن عساکر (وفات ۵۷۱ھ)	تاریخ
۹۔	یاقوت الحموی	معجم الادباء ج ۱۸ ص ۸۳
۱۰۔	ابن اثیر (وفات ۶۳۰ھ)	اسد الغابہ
۱۱۔	ابن ابی الحدید (وفات ۶۵۶ھ)	شرح نہج البلاغۃ
۱۲۔	ابن خلکان (وفات ۶۸۱ھ)	وفیات الاعیان
۱۳۔	یافعی (وفات ۷۶۸ھ)	مرآۃ الجنان
۱۴۔	ابن شیخ البلوی	ألف باء
۱۵۔	ابن کثیر شامی (وفات ۷۷۳ھ)	البدایہ والنہایہ

Marfat.com

۱۶۔	ابن خلدون (وفات ۸۰۸ھ)	مقدمہ تاریخ
۱۷۔	شمس الدین ذہبی	تذکرۃ الحفاظ
۱۸۔	النویری (وفات فی حدود ۸۳۳ھ)	لغایۃ الارب فی فنون الادب
۱۹۔	ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ)	الاصابہ وتہذیب التہذیب
۲۰۔	ابن صباغ مالکی (وفات ۸۵۵ھ)	الفصول المہمہ
۲۱۔	مقریزی (وفات ۸۴۵ھ)	الخطط
۲۲۔	جلال الدین سیوطی (وفات ۹۱۰ھ)	غیر واحد من کتبہ
۲۳۔	قرمانی دمشقی (وفات ۱۰۱۹ھ)	اخبار الدول
۲۴۔	نور الدین حلبی (وفات ۱۰۴۴ھ)	السیرۃ الحلبیہ

◆◆◆

Marfat.com

مفسرین قرآن

نمبر شمار	مفسر	تفسیر
۱۔	طبری (وفات ۳۱۰ھ)	تفسیر
۲۔	ثعلبی (وفات ۴۲۷/۴۳۷ھ)	تفسیر
۳۔	واحدی (وفات ۴۶۸ھ)	اسباب النزول
۴۔	قرطبی (وفات ۵۶۷ھ)	تفسیر
۵۔	ابوسعود	تفسیر
۶۔	فخر الدین رازی (وفات ۶۰۶ھ)	التفسیر الکبیر
۷۔	ابن کثیر شامی (وفات ۷۷۳ھ)	تفسیر
۸۔	نیشاپوری (آٹھویں صدی ہجری)	تفسیر
۹۔	جلال الدین سیوطی	تفسیر
۱۰۔	خطیب شربینی	تفسیر
۱۱۔	آلوسی بغدادی (وفات ۱۲۷۰ھ)	تفسیر

◆◆◆

Marfat.com

متکلمینِ اسلام

نمبر شمار	مؤلف	تالیف
۱۔	قاضی ابی بکر باقلانی بصری (وفات ۴۰۳ھ)	التمہید
۲۔	قاضی عبدالرحمٰن ایجی شافعی (وفات ۷۵۶ھ)	المواقف
۳۔	السید شریف جرجانی (وفات ۸۱۶ھ)	شرح المواقف
۴۔	بیضاوی (وفات ۶۸۵ھ)	طوالع الانوار
۵۔	شمس الدین اصفہانی	مطالع الانظار
۶۔	تفتازانی (وفات ۷۹۲ھ)	شرح المقاصد
۷۔	قوشجی المولی علاء الدین	شرح التجرید
۸۔	قاضی النجم محمد شافعی (وفات ۸۷۶ھ)	بدیع المعانی
۹۔	جلال الدین سیوطی	اربعین
۱۰۔	مفتی الشام حامد بن علی العمادی	الصلاۃ الفاخرہ بالاحادیث المتواترہ
۱۱۔	الالوسی بغدادی (وفات ۱۳۲۴ھ)	نثر اللئالی

◆◆◆

Marfat.com

ارباب لغت

نمبر شمار	مصنف	لغت
۱۔	ابن درید محمد بن الحسن	جمہرۃ اللغت
۲۔	ابن اثیر	النہایۃ
۳۔	حموی	معجم البلدان
۴۔	زبیدی حنفی	تاج العروس
۵۔	نبہانی	مجموعہ نبہانیہ

◆◆◆

Marfat.com

واقعۂ غدیر اور حدیثِ غدیر
پر
علمائے اسلام کی مستقل تالیفات

غدیر کے انتہائی اہم تاریخی واقعے پر ہر دور کے جید علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔ ان مؤلفین میں اسلام کے ہر فرقے کے علماء شامل ہیں۔ خاص طور سے حنفی مذہب کے علماء بڑی تعداد میں ہیں۔

۱۔ **الولایۃ فی طرق حدیث:** تالیف محمد ابن جریر طبری۔ (ولادت ۲۲۴ھ، وفات ۳۱۰ھ) اس کتاب میں طبری نے پچھتر (۷۵) روایتی سلسلوں سے حدیث غدیر کی سند دی ہے۔

۲۔ **الولایۃ فی طرق حدیث الغدیر،** تالیف حافظ ابن عقدہ (وفات ۳۳۳ھ) اس کتاب میں حدیث غدیر کی روایت اصحابِ پیغمبرؐ کے ایک سو پانچ (۱۰۵) سلسلوں سے کی گئی ہے۔

۳۔ **من روی حدیث غدیر خم:** تالیف ابوبکر محمد بن عمر بغدادی معروف بہ جعابی۔ (وفات ۳۵۵ھ) اس کتاب میں اٹھتر (۷۸) صحابیوں کی زبانی حدیث غدیر کی سند پیش کی گئی ہے اور ایک سو پچیس (۱۲۵) روایتی سلسلے درج کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ **طرق حدیث الغدیر:** تالیف عبیداللہ ابن احمد انباری۔

۵۔ **احمد ابن محمد زراری:** (وفات ۳۶۸ھ) اس عالم نے خطبۂ غدیر کا ایک جز سند کے طور پر درج کیا ہے۔

۶۔ **من روی حدیث غدیر خم:** محمد ابن عبداللہ شیبانی (وفات ۳۷۲ھ)

۷۔ حافظ علی ابن عمر و اقطنی بغدادی (وفات ۳۸۵) نے حدیث غدیر سے روائتی سلسلوں پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔

۸۔ **بیان حدیث الغدیر:** تالیف شیخ محسن نیشاپوری۔

۹۔ **طرق خبر الولایۃ:** تالیف علی ابن عبدالرحمن فناتی (وفات ۴۱۳ھ)۔

۱۰۔ **کتاب یوم الغدیر:** ابوعبداللہ الغظائری (وفات ۴۱۱ھ)

۱۱۔ **الہدایہ فی حدیث الولایۃ:** حافظ ابوسعید، مسعود سجستانی (وفات، ۴۷۷ھ) اس کتاب کے سترہ حصے تھے اور اس کتاب میں ایک سو بیس صحابیوں کی زبانی حدیث غدیر کی روایت کی گئی ہے۔

۱۲۔ **غدۃ البصیر فی حج یوم الغدیر:** تالیف محمد بن علی بن عثمان کراجکی (وفات ۴۴۹ھ) اس کتاب کا قلمی نسخہ جو موجود ہے چار سو صفحے کا تھا۔

۱۳۔ **حدیث الغدیر:** تالیف علی بن بلال۔

۱۴۔ **حدیث الغدیر:** تالیف شیخ منصور رازی۔ اس کتاب میں راویوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے درج ہیں۔

۱۵۔ **کتاب الولایہ:** تالیف شیخ علی بن حسن کوفی۔

۱۶۔ **دُعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ:** تالیف عبیداللہ حسکانی۔

۱۷۔ **طریق حدیث الولایۃ:** تالیف شمس الدین محمد ذہبی (وفات ۷۴۸ھ)

۱۸۔ **اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب:** تالیف شمس الدین محمد دمشقی شافعی

Marfat.com

(وفات ۸۳۳ھ) اس کتاب میں منتخب کردہ اسی (۸۰) روائتی سلسلوں سے حدیثِ غدیر کی سند دی گئی ہے اور لکھا ہے کہ جو شخص اس حدیث کا منکر ہو اس کے انکار کا سبب جہل اور تعصب ہی ہوسکتا ہے۔

۱۹۔ **الرسالۃ الغدیریہ:** تالیف عبداللہ ابن شاہ منصورِ قزوینی طوسی۔

۲۰۔ **حدیث الغدیر** (بزبان اُردو): تالیف سید سبط حسن جائسی لکھنوی۔ (وفات ۱۳۰۶ھ)

۲۱۔ **عبقات الانوار:** تالیف السید میر حامد حسین ابن سید محمد قلی موسوی لکھنوی۔ (وفات ۱۳۰۶)۔ یہ کتاب مطبوعہ نسخے کے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے ہندستان میں دو جلدوں میں چھپی تھی۔ اور اب اصفہان میں تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مثالی کارنامہ ہے اور تمام عالمِ اسلام بل کہ ساری علمی دنیا میں مشہور ہے۔

۲۲۔ **حدیث الولایۃ فی حدیث الغدیر:** تالیف سید مہدی ابن سید علی غریضی نجفی۔ (وفات ۱۳۴۳ھ)

۲۳۔ **فیض القدیر فی حدیث الغدیر:** تالیف الحاج شیخ عباس قمی (وفات ۱۳۵۹ھ) یہ تین سو صفحے کی کتاب ہے۔

۲۴۔ **تفسیر التکمیل:** تالیف سید مرتضیٰ حسین خطیب فتح پوری۔

۲۵۔ **الغدیر فی الاسلام:** تالیف شیخ محمد رضا نجفی۔

۲۶۔ **اہداءُ الحقیر فی معنی حدیث الغدیر:** تالیف الحاج السید مرتضیٰ تبریزی۔

غزالی کے اُستاد امام الحرمین کے بارے میں شیخ سلیمان حنفی نے اپنی مشہور کتاب ینابیع المودۃ میں لکھا ہے کہ انھوں نے بغداد میں ایک جلد ساز کے پاس ایک کتاب دیکھی تھی جس کی اٹھائیسویں جلد حدیث غدیر کی روایات پر

Marfat.com

تھی اور انتیسویں جلد کا موضوع بھی یہی تھا۔

۲۷۔ **الغدیر:** تالیف علامہ محقق امینی حسینی مدظلہ، (معاصر محقق)

یہ کتاب جو عصر حاضر میں اپنے موضوع پر بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے۔ محترم مؤلف نے بیس جلدوں میں تالیف فرمائی ہے جن میں سے گیارہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور ان کی اشاعت تیسرے ایڈیشن تک پہنچ چکی ہے۔

◆◆◆

Marfat.com

بزمِ غدیر

حضور ختمی مرتبتؐ کے حکم سے بزمِ غدیر آراستہ ہوئی۔ حجتہ الوداع سے واپس ہونے والے عظیم کارواں کا اجتماع تھا۔ جو لوگ ابھی پیچھے تھے وہ آ کر شامل ہو گئے۔ جو لوگ مقامِ غدیر سے جحفہ کی طرف بڑھ گئے تھے اُنھیں بحکمِ رسولؐ واپس بلایا گیا۔ علامہ سبط ابن جوزی کی روایت کے مطابق مجمع ایک لاکھ کا تھا بل کہ حاضرین کی تعداد اس سے کچھ اوپر تھی۔ پیغمبر اعظمؐ کی ہدایت کے مطابق منبر کا فوری اہتمام کیا گیا۔ پتھروں کی مستحکم سلوں پر پالانوں کا منبر بہت نمایاں نظر آتا تھا۔ رسولؐ الثقلین وحی الٰہی کی تعمیل میں اپنی رسالت کا آخری بنیادی پیغام پہنچانے کے لیے زیب منبر ہوئے، اور وہ تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جو دین اسلام کے یومِ تکمیل اور روز اتمام نعمت کا خطبہ ہے۔ یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے علی علیہ السلام کو منبر پر اپنے برابر میں بلا لیا اور حمد و ثنائے الٰہی، بیانِ حقائقِ شرعِ متین اور تفسیرِ اصولِ دین کے بعد علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر بلند کیا اور یہ کلمات ارشاد فرمائے۔

"إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَنَا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

اکثر روایات میں ہے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرماتے ہوئے دستِ مبارک سے ید اللہ کے بازو کو اتنا بلند کیا کہ رسالت اور امامت دونوں کے اُفق پر سفیدیِ بغل نمایاں ہو گئی۔

Marfat.com

اعلان **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ** کے بعد تاجدارِ رسالتؐ نے اپنے دستِ اقدس سے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا عمامہ پہنایا۔ اس عمامے کا نام سحاب تھا۔ اس طرح رسم تاجپوشی ادا ہوئی۔ ارشادِ رسولؐ ہے **العمائم یتجانُ العرب**۔ (عربوں کا تاج عمامہ ہے)۔ اس حدیث کی روایت قضاعی، دیلمی اور سیوطی کے ہاں ملتی ہے۔ ابن الاثیر کی نہایہ میں بھی مذکور ہے۔ **البحر الزخار** میں غزالی نے اسی سلسلے میں یہ حدیثِ نبویؐ درج کی ہے:۔

أتاکم علیؑ فی السحاب

(علیؑ سحاب (بادل) میں تمھارے پاس آئے)

احادیث اور روایات میں عمامہ پہنانے کی تفصیل درج ہے۔ جس میں یہ بھی ہے کہ عمامہ پہنا کر سرکارِ رسالتؐ نے حضرت علیؑ کو دیکھا اور کہا فرشتے اسی طرح عمامہ پہن کر میرے پاس آتے رہے ہیں۔ بعض محدثین مثلاً جمال الدین زرندی حنفی نے یہ لکھا ہے کہ عمامہ پہنا کر سرکار رسالتؐ نے فرمایا:۔

من کنتُ مولاہ فعلیؑ مولاہ اللّٰھمّ والِ من والاہ وعادِ من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

غرض جب خطبۂ رسالت ختم ہوا اور منصب ولایت و وصایت کے اعلان کی تقریب اختتام پذیر ہوئی تو دربار رسولؐ سے وابستہ شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے سرکار رسالتؐ سے اجازت چاہی کہ ولایت مآبؑ کی منقبت اور غدیرخم کے اس تاریخی اعلان کی تقریب میں قصیدہ پیش کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا **قل علیٰ برکت اللہ** یعنی علیؑ کی مدح میں اپنے اشعار پڑھ کہ اللہ اس مداح کو برکت دے گا۔ حسانؓ نے بزمِ غدیر میں اپنا قصیدہ پیش کیا اور جیسا کہ سرکارِ رسالتؐ نے ارشاد فرمایا تھا مداحی کے اس

Marfat.com

سلسلے کو خدا نے ایسی برکت دی کہ آج تک جہانِ شعر وسخن میں مدحِ جناب امیرؑ کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ حسان بن ثابتؓ کے اس تاریخی قصیدے کے اشعار یہ ہیں:۔

ینادیھم یوم الغدیر نبیّھم
بخم فاسمع بالرسول منادیا
یقول فمن مولاکم و ولیّکم
فقالوا ولم یبدوا ھناك التعامیا
إلٰھك مولانا وانت ولیّنا
ولم ترمنّا فی الولایة عاصیا
فقال له قم یا علیُّ فإنّنی
رضیتك من بعدی اماماً وھادیا
فمن کنت مولاہ فھذا ولیّه
فکونوا له انصار صدق موالیا
ھناك دعا اللھمّ وال ولیه
وکن للذی عادا علیاً ھادیا

اس کے بعد سرکارِ رسالتؐ نے سب کو حکم دیا کہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت کریں اور علیؑ کو مبارک باد دیں۔ چناں چہ بیعت اور تہنیت کا سلسلہ اس عظیم اجتماع میں ظہرین سے مغربین تک رہا۔ بزمِ غدیر کے اس سلسلۂ تہنیت میں اتنی دیر لگی کہ نمازیں ملا کر پڑھی گئیں۔

◆◆◆

Marfat.com

خطبہ کے چند ضروری حوالے

صحیفہ

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس خطبے میں جب وہ جملہ آیا جس میں لفظ صحیفہ استعمال ہوا ہے تو لوگ یہ اشارہ نہ سمجھ سکے۔ صرف وہی لوگ سمجھے جنھوں نے مکے میں حجۃ الوداع کے موقع پر سازش کر کے رسول اللہؐ کے خلاف ایک تحریر تیار کی تھی۔

آیات قرآنیہ

خطبے میں بعض آیات پوری کی پوری آئی ہیں اور بعض کے صرف اجزا جملوں میں شامل ہیں۔ ایسا بھی ہے کہ کہیں دو مختلف آیتوں کے اجزا ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ خطبے کے متن میں ہم نے ان مقامات کو واوین میں ظاہر کر دیا ہے۔

عبث در معنیٔ مَن کُنتُ مَولَای روی ہر سو
علیؑ مولا باین معنی کہ پیغمبر بود مولا

◆◆◆

Marfat.com

خطبۂ غدیر

Marfat.com

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ)

◎

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

① اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فِیْ تَوَحُّدِہٖ وَدَنٰی فِیْ تَفَرُّدِہٖ
وَجَلَّ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَعَظُمَ فِیْ اَرْکَانِہٖ،
وَاَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ،
وَقَھَرَ جَمِیْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِہٖ وَبُرْھَانِہٖ مَجِیْدٌ اَلَمْ
یَزَلْ مَحْمُوْدًا لَا یَزَالُ،
بَارِیُٔ الْمَسْمُوْکَاتِ وَدَاحِیُ الْمَدْحُوَّاتِ وَجَبَّارُ الْاَرَضِیْنَ
وَالسَّمٰوٰتِ،
قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ مُتَفَضِّلٌ عَلٰی
جَمِیْعِ مَنْ بَرَاَہٗ مُتَطَوِّلٌ عَلٰی مَنْ اَدْنَاہُ
یَلْحَظُ کُلَّ عَیْنٍ وَالْعُیُوْنُ لَا تَرَاہُ،
کَرِیْمٌ حَلِیْمٌ ذُوْ اَنَاۃٍ قَدْ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَتُہٗ وَمَنَّ
عَلَیْھِمْ بِنِعْمَتِہٖ،
لَا یُعَجِّلُ بِاِنْتِقَامِہٖ وَلَا یُبَادِرُ اِلَیْھِمْ بِمَا اسْتَحَقُّوْا
مِنْ عَذَابِہٖ،
قَدْ فَھِمَ السَّرَائِرَ وَعَلِمَ الضَّمَائِرَ وَلَمْ یَخْفَ عَلَیْہِ
الْمَکْنُوْنَاتُ وَلَا اشْتَبَھَتْ عَلَیْہِ الْخَفِیَّاتُ،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ اللہ کے لیے حمد، جو اپنی ذات کے واحد ہوتے ہوئے بلند و برتر اور سب پر غالب ہے، اور فرد و منفرد ہوتے ہوئے سب سے قریب ہے،

اپنی شانِ سلطانی میں اس جلالت کا اور اپنے اصول جہاں بانی میں اس عظمت کا مالک ہے جو اُسے بذاتہ اور بطورِ دوام حاصل ہے۔

اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے: وہ اپنی جگہ ہوتے ہوئے ہر جگہ ہے

وہ ساری خلقت پر غالب ہے، اپنی قدرت سے اور اپنی دلیل وحجت سے وہ عزت و بزرگی والا ہے اور ہمیشہ سے ہے لائقِ ستائش اور صاحبِ ذاتِ ستودہ ہے اور ہمیشہ کے لیے تمام بلند چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام بچھی ہوئی چیزوں کا بچھانے والا ہے بلند و پست کا خالق، زمینوں اور آسمانوں کی باگ ڈور اُسی کے دستِ قدرت میں ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے اس کی ذات' سب اس کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں، وہ رب ہے ملائکہ اور رُوح کا۔ ساری مخلوق پر فضل و احسان کرنے والا اور اُن پر جو اس کا قرب حاصل کریں زیادہ سے زیادہ جود و بخشش کرنے والا۔ ہر آنکھ اس کی نظر میں ہے اور آنکھیں اُسے نہیں دیکھ سکتیں' کریم اور بُردبار ہے، اس کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں' اس کی رحمت ہر چیز کو اپنی وسعت کے سائے میں لیے ہے اور وہ سب پر اپنی نعمت سے احسان کرتا ہے' انتقام لینے میں اسے جلدی کرنے کی احتیاج نہیں، عذاب دینے میں جس کے لوگ مستحق ہوں، وہ عجلت نہیں کرتا، پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ چھپائی ہوئی چیزیں اس پر مخفی نہیں، اور خفیہ معاملات اس پر مشتبہ نہیں، آشکار ہیں۔

Marfat.com

لَهُ الْإِحَاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَالْغَلَبَةُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقُدْرَةُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ مِثْلَهُ شَيْءٌ وَهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْءِ حِينَ لَا شَيْءَ
دَائِمٌ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
جَلَّ أَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ،
لَا يَلْحَقُ أَحَدٌ وَصْفَهُ مِنْ مُعَايَنَةٍ وَلَا يَجِدُ أَحَدٌ
كَيْفَ هُوَ مِنْ سِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ
إِلَّا بِمَا دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَفْسِهِ،
وَأَشْهَدُ بِأَنَّهُ اللهُ الَّذِي مَلَأَ الدَّهْرَ قُدْسُهُ وَالَّذِي
يَغْشَى الْأَبَدَ نُورُهُ،
وَالَّذِي يُنْفِذُ أَمْرَهُ بِلَا مُشَاوَرَةِ مُشِيرٍ وَلَا مَعَهُ
شَرِيكٌ فِي تَقْدِيرٍ وَلَا تَفَاوُتَ فِي تَدْبِيرٍ،
صَوَّرَ مَا أَبْدَعَ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ وَخَلَقَ مَا خَلَقَ بِلَا مَعُونَةٍ
مِنْ أَحَدٍ وَلَا تَكَلُّفٍ وَلَا احْتِيَالٍ،
أَنْشَأَهَا فَكَانَتْ وَبَرَأَهَا فَبَانَتْ،
فَهُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُتْقِنُ الصَّنْعَةِ الْحَسَنُ
الصَّنِيعَةِ الْعَدْلُ الَّذِي لَا يَجُورُ وَالْأَكْرَمُ الَّذِي تَرْجِعُ
إِلَيْهِ الْأُمُورُ،

Marfat.com

ہر شے پر اس کا احاطہ ہے اور ہر چیز پر اسے غلبہ حاصل ہے۔

اس کی قوت ہر شے میں جاری وساری اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔

کوئی شے اس کی مثل نہیں، وہ ہر شے کا خالق وموجد ہے اور اس وقت سے جب کوئی شے موجود نہ تھی، وہ اپنے عدل کے ساتھ دائم وقائم ہے اور اس عزت وحکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان اس سے بالاتر ہے کہ بینائیاں اس کا ادراک کر سکیں، وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے بڑا باریک بین اور کار آگاہ ہے، اس کی ذات وہ ہے کہ کوئی شخص مشاہدہ کر کے بیان نہیں کر سکتا کہ وہ کیسا ہے اور نہ یہ کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کیا ہے، از روئے ظاہر یا از روئے باطن،

سوائے اُن حقائق کے جنھیں خود اس نے دلیلِ معرفت قرار دیا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس کی قدُّوسیّت سے تمام عالم معمور ہے۔

اور اس کا نور ابدیت کو اپنے دامن میں لیے ہے۔

اس کا حکم بغیر کسی مشورہ دینے والے کے مشورے کے نفاذ پاتا ہے۔ امر تقدیر میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی تدبیر میں تفاوت واختلاف نہیں۔

ہر چیز جو اس نے پیدا کی۔ اس کی صورت گری کسی نمونہ کے بغیر کی، اس نے جس چیز کو خلق کیا بغیر کسی کی مدد کے خلق کیا اور اس میں اُسے نہ کوئی اہتمام کرنا پڑا، نہ کسی ساز و سامان کی احتیاج ہوئی۔ اس نے جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا وہ ہوگئی اور جس چیز کو پیدا کیا اس نے نمود حاصل کر لی،

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اپنی صنعت میں کامل اور بہترین صانع ہے ایسا عادل کہ اس کی ذات سے کبھی ظلم نہیں صادر ہوتا۔ وہ ایسی بزرگی والا ہے کہ تمام امور کی بازگشت اُسی کی طرف ہے اور اُسی کی طرف ہوگی،

Marfat.com

وَاَشْهَدُ اَنَّهُ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ،
وَخَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِهَیْبَتِهٖ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ وَمُفَلِّكُ الْاَفْلَاكِ
وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُکَوِّرُ اللَّیْلَ
عَلَی النَّهَارِ وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی اللَّیْلِ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا،
قَاصِمُ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَمُهْلِكُ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ،
لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ،
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّرَبٌّ مَّاجِدٌ،
یَشَآءُ فَیَمْضِیْ وَیُرِیْدُ فَیَقْضِیْ،
وَیَعْلَمُ فَیُحْصِیْ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ،
وَیُفْقِرُ وَیُغْنِیْ وَیُضْحِكُ وَیُبْکِیْ،
وَیَقْصِیْ وَیَمْنَعُ وَیَشْرِیْ لَهُ الْمُلْكُ،
وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،
یُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ،
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ مُجِیْبُ الدُّعَآءِ وَمُجْزِلُ الْعَطَآءِ
مُحْصِی الْاَنْفَاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ،
لَا یَشْکُلُ عَلَیْهِ شَیْءٌ وَّلَا یُضْجِرُهٗ صُرَاخُ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ
وَلَا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ،
اَلْعَاصِمُ لِلصَّالِحِیْنَ وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِیْنَ وَمَوْلَی

Marfat.com

میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر چیز اس کی قدرت کے آگے پست ہے،

اور ہر شے اس کی ہیبت کے مقابل سرنگوں اور فرماں بردار ہے، وہ مالکِ حقیقی ہے۔ مالکوں کا مالک، افلاک کا حاکم اور کارفرما، شمس وقمر سے خدمت لینے والا، ان میں سے ہر ایک معین وقت کے لیے گردش میں ہے، وہ رات کو دن پر غالب کر دیتا ہے اور دن کو رات پر غلبہ دے دیتا ہے۔ اس طرح کہ دن اور رات دونوں ایک دوسرے کے پیچھے برابر گردش میں ہیں۔

وہ ہر کینہ ور جابر کا سر توڑنے والا ہے اور ہر سرکش شیطان کا ہلاک کرنے والا،

نہ اس کا کوئی مدِ مقابل اور حریف ہے اور نہ کوئی ہمسر اور شریک، وہ یکتا ہے، بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا، وہ معبود یکتا ہے اور پروردگار بزرگ و برتر،

جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے فوراً کر دکھاتا ہے۔

وہ جانتا ہے اور ایک ایک بات جانتا ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے۔

فقیر بناتا ہے، غنی بناتا ہے، وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے۔

وہی قریب کرتا ہے اور وہی دُور رکھتا ہے۔ وہی محروم کرتا ہے اور وہی نوازتا ہے۔ ہر طرح کا اختیار اُسی کو ہے۔

حمد اُسی کے لیے ہے، خیر وسعادت اُسی کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں،

اس عزیز وغفار کے سوا کوئی معبود نہیں وہ دعا کا قبول کرنے والا اور عطاؤں پر عطائیں کرنے والا ہے۔ وہ ہر ایک کی سانسوں کا شمار جانتا ہے، وہ جن وانس کا پروردگار ہے۔ اس کے لئے کوئی بات مشکل نہیں، فریاد کرنے والوں کی فریاد اس کو پریشان نہیں کرتی اور گریہ وزاری سے وہ تنگ اور عاجز نہیں آتا،

Marfat.com

الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَبُّ الْعٰلَمِیْنَ،
اَلَّذِیْ اسْتَحَقَّ مِنْ کُلِّ مَنْ خَلَقَ اَنْ یَّشْکُرَہٗ وَیَحْمَدَہٗ عَلَی
السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالشِّدَّۃِ وَالرَّخَاءِ
وَاُوْمِنُ بِہٖ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ،
اَسْمَعُ اَمْرَہٗ وَاُطِیْعُ وَاُبَادِرُ اِلٰی کُلِّ مَا یَرْضَاہُ،
وَاَسْتَسْلِمُ لِمَا قَضَاہُ رَغْبَۃً فِیْ طَاعَتِہٖ وَخَوْفًا مِّنْ عُقُوْبَتِہٖ
لِاَنَّہُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا یُؤْمَنُ مَکْرُہٗ وَلَا یُخَافُ جَوْرُہٗ،
اُقِرُّ لَہٗ عَلٰی نَفْسِیْ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ وَاَشْھَدُ لَہٗ بِالرُّبُوْبِیَّۃِ
وَاُؤَدِّیْ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ حَذَرًا مِّنْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَتَحِلَّ بِیْ
مِنْہُ قَارِعَۃٌ لَا یَدْفَعُھَا عَنِّیْ اَحَدٌ وَاِنْ عَظُمَتْ حِیْلَتُہٗ،
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لِاَنَّہٗ اَعْلَمَنِیْ اِنِّیْ اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیَّ
فَمَا بَلَّغْتُ رِسَالَتَہٗ،
فَقَدْ ضَمِنَ لِیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی الْعِصْمَۃَ وَھُوَ اللّٰہُ الْکَافِی الْکَرِیْمُ
فَاَوْحٰی اِلَیَّ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (فِیْ عَلِیٍّ)۔
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ"
(۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا قَصَّرْتُ فِیْ تَبْلِیْغِ مَا اَنْزَلَہٗ اِلَیَّ
وَاَنَا مُبَیِّنٌ لَّکُمْ سَبَبَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ۔
اَنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھَبَطَ اِلَیَّ مِرَارًا ثَلَاثًا یَاْمُرُنِیْ عَنْ

Marfat.com

وہ نیک بندوں کو ہر برائی سے بچانے والا اور فلاح پانے والوں کو توفیق عطا کرنے والا ہے اور مالک و آقا ہے مومنین کا اور تمام عالموں کا پروردگار۔

جس کا حق ہے ہر اس فرد پر جسے اس نے خلق فرمایا کہ اس کا شکر ادا کرے اور شکر گزار رہے اور اس کی حمد کرے خوشحالی میں، بدحالی میں، راحت میں، عُسرت میں اور میرا ایمان ہے اس پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے بھیجے ہوؤں پر،

میں اس کے امر اور حکم کو سنتا ہوں اور اس پر کاربند ہوں اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اس کے بجا لانے کے لیے حاضر و آمادہ ہوں اس کا فیصلہ ماننے پر مستعد ہوں، برضا و رغبت اس کی اطاعت کی خاطر اور اس کی عقوبت سے خوف کے ساتھ، اس لیے کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس کے انتقام سے پناہ نہیں اور اس کا کوئی خطرہ نہیں کہ اس کی طرف سے کوئی ظلم ہوگا،

میں اپنے نفس کی طرف سے اس کے لیے اقرار کرتا ہوں کہ میں اس کا بندہ ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ رب ہے۔ اور جو کچھ اس نے میری طرف وحی فرمائی ہے اسے پہنچاتا ہوں اس احساس کے ساتھ کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر ایسی بلا نازل ہوگی جسے مجھ سے کوئی دفع نہ کر سکے گا، خواہ کیسا ہی بڑا تدبیر والا کیوں نہ ہو،

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ جو حکم اس وقت مجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر میں اسے نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی،

اس خداوندِ بزرگ و برتر نے اس بات کی ضمانت فرمائی ہے کہ وہ مجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور اللہ کی ذات کافی اور کریم ہے۔

اس نے مجھے یہ وحی فرمائی ہے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے رسول جو کچھ تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے علیؑ کے بارے میں نازل کیا گیا ہے اُسے پہنچا دو۔

اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی، اور اللہ لوگوں کے شر سے تمھیں محفوظ رکھے گا''

Marfat.com

السَّلَامِ رَبِّیْ وَهُوَ السَّلَامُ،
أَنْ اَقُوْمَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاُعْلِمَ کُلَّ اَبْیَضٍ وَاَسْوَدٍ
اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ وَالْاِمَامُ مِنْ
بَعْدِیْ،
اَلَّذِیْ مَحَلُّهٗ مِنِّیْ مَحَلُّ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ،
وَهُوَ وَلِیُّکُمْ بَعْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیَّ بِذٰلِکَ آیَةً مِّنْ کِتَابِهٖ
"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا،
اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ"
وَعَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَهُوَ رَاکِعٌ
یُرِیْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَسَأَلْتُ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
أَنْ یَسْتَعْفِیَ لِیْ عَنْ تَبْلِیْغِ ذٰلِکَ اِلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِیْ
بِقِلَّةِ الْمُتَّقِیْنَ وَکَثْرَةِ الْمُنَافِقِیْنَ وَاِدْغَالِ الْاٰثِمِیْنَ
وَخَتْلِ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ بِالْاِسْلَامِ،
اَلَّذِیْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ بِاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ
مَا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَیَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ"
وَکَثْرَةِ اَذَاهُمْ لِیْ غَیْرَ مَرَّةٍ حَتّٰی سَمَّوْنِیْ اُذُنًا وَزَعَمُوْا
اَنِّیْ کَذٰلِکَ،

Marfat.com

۲۔ ایہا الناس، جو کچھ اس نے نازل فرمایا میں نے اس کے پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی، اور اب میں اس آیت کی شانِ نزول بھی تمھارے لیے واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تین مرتبہ آئے اور یہ حکم لائے،

سلام کے ساتھ میرے رب کی طرف سے جو خود سلام ہے اور سلامی کا مبداء کہ میں اس مقام پر کھڑے ہوکر ہر گورے اور کالے کو یہ اطلاع دُوں،

کہ علیؑ بن ابی طالب میرے بھائی، میرے وصی، میرے خلیفہ اور میرے بعد امام ہیں۔

جن کی منزلت اور نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی،

فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

وہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد تم سب کا ولی ہے۔

اس بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں ایک آیت مجھ پر نازل فرما چکا ہے۔

''سوائے اِس کے نہیں ہے کہ تمھارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔''

اور علیؑ بنِ ابی طالب نے اقامہ صلوٰۃ کیا اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی،

خداوندِ عزوجل کی خوشنودی اُسے ہر حال میں مدنظر رہتی ہے اور میں نے جبرئیلؑ سے خواہش کی کہ خداوند تعالیٰ مجھے اِس حکم کے تم لوگوں تک پہنچانے سے معاف رکھے اس لیے کہ میں جانتا ہوں متقین کی کمی ہے اور منافقین کی کثرت اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کا مکر و فریب،

اور اسلام کا استہزاء کرنے والوں کی حیلہ بازیاں بروئے کار،

Marfat.com

لِكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهِ إِيَّايَ وَإِقْبَالِي عَلَيْهِ،
حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ،
"وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ۔
قُلْ هُوَ أُذُنٌ عَلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ أُذُنٌ خَيْرٌ لَكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ،
وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ بِأَسْمَائِهِمْ لَسَمَّيْتُ،
وَأَنْ أُومِئَ إِلَيْهِمْ بِأَعْيَانِهِمْ لَأَوْمَأْتُ،
وَأَنْ أَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ
وَلٰكِنِّي وَاللهِ فِي أُمُورِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ،
وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرْضَى اللهُ مِنِّي إِلَّا أَنْ أُبَلِّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيَّ
رَبِّهِمْ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (فِي عَلِيٍّ)
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ"
(۳) فَاعْلَمُوا يَا مَعَاشِرَ النَّاسِ أَنَّ اللهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ
وَلِيًّا وَإِمَامًا،
مُفْتَرَضَةٌ طَاعَتُهُ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَعَلَى التَّابِعِينَ
لَهُمْ بِإِحْسَانٍ،
وَعَلَى الْبَادِي وَالْحَاضِرِ وَعَلَى الْأَعْجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ

Marfat.com

یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے ''وہ اپنی زبان سے وہ کچھ کہتے ہیں۔

جو اُن کے دلوں میں نہیں ہوتا اور وہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالاں کہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے۔''

اور یہ لوگ مجھے بارہا اذیتیں پہنچا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ میرا نام رکھا اور کہا کہ یہ کان ہی کان ہے اور یہ سمجھ لیا کہ میں ایسا ہی ہوں۔

اس وجہ سے کہ میں علیؑ کو اپنے پاس زیادہ رکھتا ہوں اور ان کی طرف توجہ زیادہ کرتا ہوں، آخر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھ پر یہ آیت نازل کی،

''اور اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو نبیؐ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ کان ہی کان ہیں، تُم ان لوگوں کے جواب میں جو تُم کو ایسا سمجھتے ہیں یہ کہہ دو اے رسولؐ کہ تم لوگوں کے لیے اس کا کان ہونا بہتر ہے۔''

اور اگر میں یہ چاہوں کہ ان کے نام بتلاؤں تو بتلا سکتا ہوں،

اور اگر یہ چاہوں کہ ان کی طرف اشارہ کر دوں تو کر سکتا ہوں۔

اور اگر یہ چاہوں کہ ان کا پتہ بتاؤں تو بتا سکتا ہوں۔

لیکن واللہ میں نے ان کے تمام معاملات میں اخلاقِ کریمانہ کا برتاؤ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ میرا کوئی عذر قبول نہیں فرماتا اور یہی حکم دیتا ہے کہ میری طرف جو کچھ اس وقت نازل کیا ہے وہ پہنچا دُوں۔

(پھر آں حضرت علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی)

''اے رسولؐ جو کچھ (علیؑ کے بارے میں) تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری طرف

Marfat.com

وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ،
وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَعَلَى الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ وَعَلٰى كُلِّ مُوَحِّدٍ،
مَاضٍ حُكْمُهٗ جَائِزٌ قَوْلُهٗ نَافِذٌ اَمْرُهٗ،
مَلْعُوْنٌ مَنْ خَالَفَهٗ،
مَرْحُوْمٌ مَنْ تَبِعَهٗ وَمَنْ صَدَّقَهٗ،
فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ،
وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَاَطَاعَ لَهٗ،
(۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهٗ اٰخِرُ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ
فَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَانْقَادُوْا لِاَمْرِ رَبِّكُمْ،
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ وَلِيُّكُمْ وَاِلٰهُكُمْ،
ثُمَّ مِنْ دُوْنِهٖ رَسُوْلُهٗ مُحَمَّدٌ وَلِيُّكُمُ الْقَائِمُ الْمُخَاطِبُ لَكُمْ
ثُمَّ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیٌّ وَلِيُّكُمْ وَاِمَامُكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ رَبِّكُمْ
ثُمَّ الْاِمَامَةُ فِیْ ذُرِّيَّتِیْ مِنْ وُلْدِهٖ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ،
يَوْمَ تَلْقَوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔
لَا حَلَالَ اِلَّا مَا اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَلَا حَرَامَ اِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ
عَرَّفَنِیْ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَاَنَا اَفْضَيْتُ بِمَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ
مِنْ كِتَابِهٖ،
وَحَلَالِهٖ وَحَرَامِهٖ اِلَيْهِ،

Marfat.com

نازل کیا گیا وہ پہنچادو،
اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی اور اللہ لوگوں کے شر سے تمھیں محفوظ رکھے گا۔"

(۳) اے لوگو سمجھ لو کہ اللہ نے علیؑ کو یقیناً تمھارے واسطے ایسا ولی اور ایسا امام مقرر کر دیا ہے جس کی اطاعت مہاجرین وانصار پر اور ان پر لازم ہے جو نیکی میں ان کے تابع ہیں ان پر بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور ان پر بھی جو شہروں میں آباد ہیں۔ اُسی طرح ہر عجمی پر اور ہر عرب پر،
آزاد پر بھی اور غلام پر بھی،
ہر چھوٹے بڑے پر، ہر گورے کالے پر، اور ہر اس شخص پر جو خدا کی توحید پر ایمان رکھتا ہے۔
اس کا حکم جاری ہوگا، اس کی بات ماننی واجب ہوگی، اس کا فرمان نافذ ہوگا۔
جو اس کی مخالفت کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے۔
رحمت کا مستحق وہ ہوگا جو اس کی پیروی کرے گا اور جو اس کی تصدیق کرے گا
ایسے شخص کو اللہ نے قابلِ مغفرت قرار دیا ہے
اور اس شخص کو بھی جو علیؑ کی بات سُنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا

(۴) ایہا الناس یہ آخری موقع اور مقام ہے کہ میں سب کے سامنے اسے قائم مقام بناتا ہوں، سُنو اور اطاعت کرو اور اپنے رب کا حکم مانو،
کہ خداوندِ عزوجل تمھارا معبود اور تمھارا ولی ہے۔
اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑا بات کر رہا ہے۔
پھر میرے بعد اللہ کے حکم سے جو تمھارا رب ہے علیؑ تمھارا ولی اور امام ہے۔

Marfat.com

⑤ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا مِنْ عِلْمٍ اِلَّا وَقَدْ اَحْصَاهُ اللّٰہُ فِیَّ ،
وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُهُ فَقَدْ اَحْصَيْتُهُ فِی عَلِیٍّ ؑ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ ،
مَا مِنْ عِلْمٍ اِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُهُ عَلِیًّا وَهُوَ الْاِمَامُ الْمُبِیْنُ ،
⑥ مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَضِلُّوْا عَنْهُ وَلَا تَنْفِرُوْا مِنْهُ وَلَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ وَلَایَتِهٖ ،
فَهُوَ الَّذِیْ یَهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَیَعْمَلُ بِهٖ وَیُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَیَنْهٰی عَنْهُ وَلَا تَاْخُذُهُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةُ لَائِمٍ ،
ثُمَّ اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَالَّذِیْ فَدٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ بِنَفْسِهٖ ،
وَالَّذِیْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا اَحَدَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مَعَ رَسُوْلِهٖ مِنَ الرِّجَالِ غَیْرُهٗ ،
⑦ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوْهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّٰہُ وَاقْبَلُوْهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّٰہُ ،
⑧ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهٗ اِمَامٌ مِنَ اللّٰہِ وَلَنْ یَتُوْبَ اللّٰہُ عَلٰی اَحَدٍ اَنْكَرَ وِلَایَتَهٗ ،
وَلَنْ یَغْفِرَ اللّٰہُ لَهٗ ،
حَتْمًا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَفْعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ خَالَفَ اَمْرَهٗ فِیْهِ وَاَنْ یُعَذِّبَهٗ عَذَابًا نُكْرًا اَبَدَ الْاٰبَادِ وَدَهْرَ الدُّهُوْرِ ،
فَاحْذَرُوْا اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَصْلَوْا "نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ

Marfat.com

پھر قیامت کے دن تک امامت میری ذریت میں رہے گی جو اس (علیؑ) کے صلب سے ہو گی

یہ سلسلہ اس دن تک جاری رہے گا جب تم اللہ اور اس کے رسولؐ کے سامنے آخرت میں حاضر ہو گے۔

کوئی چیز حلال نہ ہو گی سوائے اس کے جسے اللہ نے حلال قرار دیا اور کوئی چیز حرام نہ ہو گی سوائے اس کے جسے اللہ نے حرام قرار دیا۔

مجھے اللہ نے حرام و حلال کی معرفت دی اور میں نے اس (علیؑ) کے سپرد کر دیا کتاب کا علم جو میرے رب نے مجھے دیا تھا۔

اور حلال و حرام کا علم،

(۵) اے لوگو، کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے خدا نے میری ذات میں محصور نہ فرما دیا ہو۔

اور میں نے وہ امام المتقین علیؑ کو نہ دے دیا ہو۔

کوئی ایسا علم نہیں ہے کہ میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو۔ امام مُبین یہی ہے۔

(۶) لوگو اس سے بھٹک کر اور طرف نہ جانا۔ اِس سے الگ نہ ہونا اور اس کو حاکم بنانے سے بیزاری اختیار نہ کرنا۔

اس لیے کہ یہی حق کی طرف ہدایت کرے گا اور یہی حق پر عمل کرے گا اور یہی باطل کو مٹائے گا اور یہی باطل سے باز رکھے گا اور اللہ کے کام سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اسے نہ روک سکے گی۔

پھر یہ بھی سمجھ لو کہ یہی پہلا شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان لایا،

اور جس نے رسولؐ پر اپنی جان فدا کی۔

اور رسولؐ کے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت ایسی حالت میں کرتا رہا کہ کوئی اس کے سوا شخص

مردوں

Marfat.com

وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ "

⑨ اَيُّهَا النَّاسُ بِیْ وَاللهِ بَشَّرَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحُجَّةُ الْاُوْلٰی،

وَمَنْ شَكَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْ قَوْلِیْ هٰذَا فَقَدْ شَكَّ فِی الْكُلِّ مِنْهُ وَالشَّاكُّ فِی الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ۔

⑩ مَعَاشِرَ النَّاسِ حَبَانِیَ اللهُ بِهٰذِهِ الْفَضِیْلَةِ مَنًّا مِنْهُ عَلَیَّ وَاِحْسَانًا مِنْهُ اِلَیَّ۔

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَلَهُ الْحَمْدُ مِنِّیْ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِیْنَ عَلٰی كُلِّ حَالٍ،

⑪ مَعَاشِرَ النَّاسِ فَضِّلُوْا عَلِیًّا فَاِنَّهُ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدِیْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی،

بِنَا اَنْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَبَقِیَ الْخَلْقُ۔

⑫ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَغْضُوْبٌ مَغْضُوْبٌ عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلِیْ هٰذَا وَلَمْ یُوَافِقْهُ،

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللهِ تَعَالٰی بِذٰلِكَ،

وَیَقُوْلُ مَنْ عَادٰی عَلِیًّا وَلَمْ یَتَوَلَّهُ فَعَلَیْهِ لَعْنَتِیْ وَغَضَبِیْ فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللهَ اَنْ تُخَالِفُوْهُ، فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اِنَّ اللهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ،

⑬ مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّهُ جَنْبُ اللهِ اَنْزَلَ فِیْ كِتَابِهٖ،

Marfat.com

میں سے رسول اللہ کا ساتھی نہ تھا۔

(۷) لوگو اِس کی فضیلت تسلیم کرو، کہ اسے اللہ نے فضیلت دی ہے اور اس کی امامت کو مانو کہ اللہ نے اس کو امام مقرر کیا ہے۔

(۸) لوگو، یہ اللہ کی طرف سے امام ہے اور اللہ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہ کرے گا، جو اس کی امامت کا منکر ہوگا۔

اور ہرگز اسے نہ بخشے گا۔

اور اللہ کی طرف سے یہی ہوگا کہ جو علیؑ کے حکم کی مخالفت کرے اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے،

کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سخت سے سخت عذاب دے۔

پس تم اس کی مخالفت سے بچتے رہنا کہ کہیں اس آگ میں نہ چلے جاؤ جس کا ایندھن آدمی ہوں گے اور پتھر اور جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(۹) لوگو، مجھ سے پہلے انبیاء اور مرسلین کو قسم بخدا میری ہی بشارت دی گئی تھی اور میں ہی تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتم اور تمام مخلوق پر خدا کی اوّلین حجت ہوں۔

تو جو میری اس بات میں شک کرے اس نے گویا سب باتوں پر شک کیا اور جو کل باتوں پر شک کرنے والا ہے جہنم اس کے واسطے تیار ہے۔

(۱۰) لوگو اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان و کرم سے جو مجھ پر ہر دم مبذول ہے یہ فضیلت مجھے عطا فرمائی ہے۔

اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری طرف سے ابد تک اس کی حمد و ثناء ہو، ہر صورت میں، ہر حال میں،

Marfat.com

يَا حَسْرَتَا عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ

(۱۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ تَدَبَّرُوا الْقُرْاٰنَ

وَافْهَمُوْا آيَاتِهٖ وَانْظُرُوْا اِلٰى مُحْكَمَاتِهٖ

وَلَا تَتَّبِعُوْا مُتَشَابِهَهٗ.

فَوَاللّٰهِ لَنْ يُّبَيِّنَ لَكُمْ زَوَاجِرَهٗ وَلَا يُوْضِحُ لَكُمْ تَفْسِيْرَهٗ،

اِلَّا الَّذِيْ اَنَا آخِذٌ بِيَدِهٖ وَمُصْعِدُهٗ اِلَيَّ وَشَائِلٌ لِعَضُدِهٖ

وَمُعَلِّمُكُمْ أَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

وَهُوَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَوَصِيِّ

وَمُوَالَاتُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ

(۱۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ عَلِيًّا وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُلْدِيْ هُمُ

الثَّقَلُ الْاَصْغَرُ وَالْقُرْاٰنُ هُوَ الثَّقَلُ الْاَكْبَرُ،

فَكُلُّ وَاحِدٍ مُنْبِئٌ عَنْ صَاحِبِهٖ وَمُوَافِقٌ لَهٗ،

لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

(۱۶) اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ وَحُكَّامُهٗ فِيْ أَرْضِهٖ

اَلَا وَقَدْ اَدَّيْتُ اَلَا وَقَدْ بَلَّغْتُ اَلَا وَقَدْ اَسْمَعْتُ اَلَا وَقَدْ

اَوْضَحْتُ،

اَلَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَنَا قُلْتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اَلَا اِنَّهٗ لَيْسَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَخِيْ هٰذَا وَلَا تَحِلُّ

اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدِيْ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ،

Marfat.com

(۱۱) لوگو، علیؑ کو بزرگ جانو کہ وہ میرے بعد سب سے، وہ مرد ہوں، یا عورت، افضل ہے۔ ہمارے ہی سبب سے اللہ تعالیٰ رزق نازل فرماتا ہے اور اُسی سے سب مخلوق کی زندگی و بقا ہے جو شخص کہ میرے اس قول کو رد کرے ملعون ہے مغضوب ہے، اگرچہ اس کے خیال کے موافق نہ ہو، آگاہ ہو جاؤ کہ جبریلؑ امین نے مجھے خدا کی طرف سے خبر پہنچائی ہے اور

(۱۲) وہ فرماتا ہے کہ جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اور ان سے دوستی نہ رکھے۔ اس پر میری لعنت ہوگی اور میرا غضب نازل ہوگا۔

تو ہر نفس کو غور کرنا لازم ہے کہ وہ کل کے لیے آگے کیا بھیجتا ہے۔ اللہ سے ڈرو، اور اس کی مخالفت نہ کرو۔

کہ ثابت قدمی کے بعد کہیں قدم لغزش نہ کر جائیں بے شک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

(۱۳) ایہا الناس، وہ جنب اللہ ہے (اس کے بارے میں) اللہ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ کوئی نفس یہ کہے گا کہ افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی،

(۱۴) لوگو، قرآن مجید کی آیات پر غور کرو، اور اس کی آیتوں کو سمجھو۔

اور اس کے محکمات پر نظر ڈالو، اس کے متشابہات کی پیروی نہ کرو۔

خدا کی قسم قرآن کی تنبیہوں کو تمھارے لیے کوئی صحیح طور پر بیان نہ کرے گا اور اس کی تفسیر کو واضح نہ کرے گا، سوائے اس شخص کے جس کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوں اور جس کو مَیں اپنی طرف اٹھائے ہوئے ہوں اور جس کا بازو میں تھامے ہوئے ہوں، اور بتا رہا ہوں کہ بے شک جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کا مولا ہے۔

اور یہی علیؑ ابن ابی طالب میرا بھائی اور میرا وصی ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى عَضُدِهِ فَرَفَعَهُ وَكَانَ مُنْذُ أَوَّلِ مَا صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ شَالَ عَلِيًّا حَتّٰى صَارَتْ رِجْلَاهُ مَعَ رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ قَالَ،

مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ أَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَاعِيْ عِلْمِيْ وَ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى أُمَّتِيْ وَعَلٰى تَفْسِيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

وَالدَّاعِيْ إِلَيْهِ وَالْعَامِلُ بِمَا يَرْضَاهُ وَالْمُحَارِبُ لِأَعْدَائِهٖ

وَالْمُوَالِيْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَالنَّاهِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ

خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْإِمَامُ الْهَادِيْ وَ قَاتِلُ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ،

بِأَمْرِ اللّٰهِ اَقُوْلُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِأَمْرِ اللّٰهِ رَبِّيْ اَقُوْلُ

(١٧) اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهُ وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ عَلَيَّ اَنَّ الْاِمَامَةَ لِعَلِيٍّ وَلِيِّكَ عِنْدَ تَبْيَانِيْ ذٰلِكَ وَنَصْبِيْ اِيَّاهُ

بِمَا اَكْمَلْتَ لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ وَ اَتْمَمْتَ عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا،

فَقُلْتَ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ

Marfat.com

اوراس کا یہ ولی ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور اُسی نے یہ حکم مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

(۱۵) ایہا الناس، یہ علیؑ اور جتنے میری اولاد میں سے معصوم ہیں۔ وہ سب ثقل اصغر ہیں اور قرآن مجید ثقلِ اکبر ہے۔

اور ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے حالات سے آگاہی دینے والا ہے اور اِس سے موافقت کرنے والا ہے۔ یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گے۔ جب تک کہ حوضِ کوثر میں میرے پاس نہ پہنچیں۔

(۱۶) یہ خدائے تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اس کے امین ہیں اور اللہ کی زمین میں اُسی کے مقرر کیے ہوئے حاکم۔ آگاہ رہو کہ میں نے آگاہ کر دیا ہے۔ سمجھ لو کہ میں نے پہنچا دیا۔ ہوشیار رہو کہ میں نے سنا دیا، خبردار ہو کہ میں نے کھول کر بیان کر دیا۔

دیکھو خدائے عزوجل نے فرمایا اور میں نے خدائے عزوجل کی طرف سے سنا دیا۔

سمجھ رکھو کہ میرے اِس بھائی کے سوا کوئی اور امیر المومنین نہ ہوگا اور میرے بعد اس کے سوا کسی دوسرے کے واسطے امارت مومنین جائز نہیں ہے۔

(پھر آں حضرتؐ نے علیؑ کے بازو پر ہاتھ مار کر اُن کو اور بلند کیا۔ یہاں تک کہ اُن کے پاؤں رسول خدا کے گھٹنوں کے برابر آ گئے۔ حالاں کہ ہاتھ تو اُسی وقت سے تھامے ہوئے تے، جس وقت کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے تھے) پھر فرمایا

لوگو! یہ ہے علیؑ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرے علم کا خزینہ دار، اور میری اُمت پر اور کتاب خدا کی تفسیر پر میرا خلیفہ،

اور خُدا کی طرف بلانے والا اور جن چیزوں کو اللہ پسند فرماتا ہے۔ ان پر عمل کرنے والا، خُدا کے دشمنوں سے لڑنے والا۔

Marfat.com

(١٨) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّمَا أَكْمَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ دِيْنَكُمْ بِإِمَامَتِهِ،

فَمَنْ لَّمْ يَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَّقُوْمُ مَقَامَهُ مِنْ وُلْدِيْ مِنْ صُلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعُرِضَ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِهُمْ خَالِدُوْنَ،

لَا يُخَفِّفُ اللهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ،

(١٩) مَعَاشِرَ النَّاسِ هٰذَا عَلِيٌّ أَنْصَرُكُمْ لِيْ وَأَحَقُّكُمْ بِيْ وَأَقْرَبُكُمْ إِلَيَّ وَأَعَزُّكُمْ عَلَيَّ،

وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَا عَنْهُ رَاضِيَانِ،

وَمَا نَزَلَتْ آيَةُ رِضًى إِلَّا فِيْهِ،

وَمَا خَاطَبَ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِلَّا بَدَأَ بِهِ

وَلَا نَزَلَتْ آيَةُ مَدْحٍ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فِيْهِ،

وَلَا شَهِدَ اللهُ بِالْجَنَّةِ فِيْ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ إِلَّا لَهُ

وَلَا أَنْزَلَهَا فِيْ سِوَاهُ وَلَا مَدَحَ بِهَا غَيْرَهُ،

(٢٠) مَعَاشِرَ النَّاسِ هُوَ نَاصِرُ دِيْنِ اللهِ وَالْمُجَادِلُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ۔

نَبِيُّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ وَوَصِيُّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوْهُ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ

(٢١) مَعَاشِرَ النَّاسِ ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ وَذُرِّيَّتِيْ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ،

Marfat.com

خدا کی اطاعت پر دوستی کرنے والا، اس کی نافرمانی سے روکنے والا،

خدا کے رسول کا خلیفہ مومنوں کا امیر خدا تک پہنچانے والا اور خدا کے حکم سے ناکثین،

قاسطین اور مارقین سے لڑنے والا،

میں اپنے پروردگار کے حکم کے بموجب کہتا ہوں اور میری بات پلٹی نہیں جائے گی۔ میں بحکم خدا یہ کہتا ہوں،

(۱۷) کہ یا اللہ تو اس سے دوستی رکھنا جو اِس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے۔

اور اس پر لعنت کرنا جو اس کا انکار کرے اور اِس پر غضب نازل کرنا جو اس کے حق کا منکر ہو جائے۔ یا اللہ تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ امامت تیرے ولی علیؑ کے لیے ہے اور جب میں نے اسے کھول کر بیان کیا اور علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کر دیا تو تو نے وہ آیت نازل فرمائی جس سے اپنے بندوں کے دین کی تکمیل کر دی ہے اور اِن پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اور تو نے ان کے لیے دینِ اسلام کو پسند فرمالیا ہے۔

پھر تو نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

یا اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔

(۱۸) لوگو سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدائے عزوجل نے دین کو اس کی امامت کے ساتھ کامل کیا ہے۔ تو جو شخص اس کو امام نہ مانے اور اس کے بعد قیامت تک میری اولاد سے اور اس کے صلب سے جو اس کے قائم مقام ہوں، ان کو امام نہ مانے تو جب وہ خدا کے حضور میں پیش کیا جائے گا تو وہ ان میں سے ہوگا۔ جن کے کل اعمال حبط اور بے نتیجہ ہو جائیں گے

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ

Marfat.com

(۲۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اِبْلِیْسَ اَخْرَجَ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّۃِ
بِالْحَسَدِ فَلَا تَحْسُدُوْہُ فَتَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَتَزِلَّ اَقْدَامُکُمْ
فَاِنَّ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُھْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ بِخَطِیْئَۃٍ وَاحِدَۃٍ
وَھُوَ صَفْوَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
فَکَیْفَ بِکُمْ وَاَنْتُمْ اَنْتُمْ
وَمِنْکُمْ اَعْدَآءُ اللّٰہِ
اَلَا اِنَّہٗ لَا یُبْغِضُ عَلِیًّا اِلَّا شَقِیٌّ
وَلَا یَتَوَلّٰی عَلِیًّا اِلَّا تَقِیٌّ،
وَلَا یُؤْمِنُ بِہٖ اِلَّا مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ
وَفِیْ عَلِیٍّ وَاللّٰہِ نَزَلَتْ سُوْرَۃُ الْعَصْرِ
"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"
(۲۳) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدِ اسْتَشْھَدْتُّ اللّٰہَ وَبَلَّغْتُکُمْ
رِسَالَتِیْ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ
(۲۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ "اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ"
(۲۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ "اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ
اُنْزِلَ مَعَہٗ،

Marfat.com

جہنم میں رہنے والے ہوں گے،
اللہ ان کے عذاب میں تخفیف نہ فرمائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔
(۱۹) لوگو، علیؑ تم سب سے زیادہ میری نصرت کرنے والا، اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک حقدار، اور تم سب سے زیادہ میرا عزیز ہے۔
اور خدا اور میں دونوں اس سے راضی ہیں۔
خوشنودی خدا کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کے بارے میں نہ ہو۔
اور مومنوں کو کسی جگہ خدا نے مخاطب نہیں کیا مگر یہ کہ اصل خطاب اس سے ہے۔
اور قرآن مجید میں مدح کی کوئی آیت ایسی نہیں اُتری جو اس کی شان میں نہ ہو،
اور اللہ نے سورۂ ہل اتیٰ میں جنت کی شہادتِ خاص اسی کے لیے دی ہے اور وہ سورت اس کے سوا کسی دوسرے کی شان میں نازل نہیں فرمائی۔ نہ اس کے سوا کسی اور کی اس میں تعریف فرمائی ہے۔
(۲۰) لوگو، وہ اللہ کے دین کی نصرت کرنے والا اور اللہ کے رسول کی طرف سے جدال وقتال کرنے والا ہے۔ وہ طاہر و برگزیدہ خدا تک پہنچانے والا اور خود ہدایت یافتہ ہے۔ تمھارا نبی سب سے اچھا نبی اور تمھارا وصی سب سے اچھا وصی ہے اور اس کی اولاد سے بہترین اوصیاء ہوں گے۔
(۲۱) لوگو، ہر نبی کی ذریت خود اس کے صلب سے ہے اور میری ذرّیت علیؑ کے صلب سے۔
(۲۲) لوگو، ابلیس نے آدمؑ کو حسد کے سبب جنت سے نکلوایا۔ تو تم علیؑ سے حسد نہ کرنا، اور نہ تمھارے کل اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمھارے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ آدمؑ صرف ایک ترک اولیٰ کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے تھے۔

Marfat.com

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰى اَدْبَارِهَا "

(٢٦) مَعَاشِرَ النَّاسِ النُّورُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِیَّ
ثُمَّ مَسْلُوكٌ فِی عَلِیّ ثُمَّ فِی النَّسْلِ مِنْهُ اِلَى الْقَائِمِ الْمَهْدِیِّ
الَّذِی يَاْخُذُ بِحَقِّ اللهِ وَلِكُلِّ حَقٍّ هُوَلَنَا
لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً
عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَالْمُخَالِفِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ
وَالْاٰثِمِيْنَ وَالظَّالِمِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ

(٢٧) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّی اُنْذِرُكُمْ اَنِّی رَسُولُ اللهِ اِلَيْكُمْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِی الرُّسُلُ
اَفَاِنْ مِّتُّ اَوْ قُتِلْتُ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِی
اللهُ الشَّاكِرِيْنَ ،
اَلَا وَاِنَّ عَلِيًّا هُوَ الْمَوْصُوفُ بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ
ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدِی مِنْ صُلْبِهٖ ،

(٢٨) مَعَاشِرَ النَّاسِ لَا تَمُنُّوا عَلَى اللهِ تَعَالٰى اِسْلَامَكُمْ
فَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيُصِيْبَكُمْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهٖ
اِنَّهُ لَبِالْمِرْصَادِ

(٢٩) مَعَاشِرَ النَّاسِ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِی اَئِمَّةٌ يَّدْعُونَ
اِلَى النَّارِ ،

Marfat.com

حالاں کہ خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔

تو پھر تمھاری کیا حالت ہوگی، جس حال میں تم ہو جو کچھ ہو،

اور تم میں بعض خدا کے دشمن بھی موجود ہیں۔

خبردار ہو کہ علیؑ سے سوائے شقی کے اور کوئی بغض نہ رکھے گا۔

اور سوائے خدا کے پسندیدہ بندے کے کوئی اور علیؑ کا دوست نہ بنے گا۔ اور سوائے مومن خاص کے کوئی اس پر ایمان نہ لائے گا۔

"واللہ علیؑ ہی کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے سورۂ عصر نازل فرمائی ہے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عصر کی قسم بے شک انسان گھاٹے میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے، اور اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

(۲۳) لوگو، میں نے اللہ کو گواہ کیا اور اپنی رسالت تم کو پہنچا دی اور رسول کے ذمہ سوائے پیغام صاف صاف پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں ہے۔

(۲۴) لوگو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا، مگر ایسی حالت میں کہ تم ماننے والے ہو۔

(۲۵) لوگو، اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ ہی ساتھ اتارا گیا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑیں پھر ان کو ان کی پشت کی طرف پھیر دیں۔

(۲۶) لوگو، اللہ کی طرف سے نورِ ہدایت میری ذات میں ہے۔

پھر وہ علیؑ کو منتقل ہوگا۔ پھر اس کی نسل میں مہدیؑ قائم تک رہے گا جو اللہ کے حق کی بابت موخذہ کرے گا اور ہمارے ہر حق کی بابت بھی۔

اس لیے کہ خدائے عزوجل نے ہم کو حجت قرار دیا ہے۔

تمام اہلِ عالم کی تقصیر کرنے والوں پر، عناد برتنے والوں پر مخالفت کرنے والوں پر،

ضلالت کرنے والوں پر، گناہ کرنے والوں پر اور ظلم کرنے والوں پر،

Marfat.com

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ،

(٣٠) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ وَأَنَا بَرِيْئَانِ مِنْهُمْ

(٣١) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّهُمْ وَأَشْيَاعَهُمْ وَأَتْبَاعَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ،

وَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ أَلَا إِنَّهُمْ أَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ فِي صَحِيْفَتِهٖ

(٣٢) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنِّيْ أَدَعُهَا إِمَامَةً وَوِرَاثَةً فِيْ عَقِبِيْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ،

وَقَدْ بَلَّغْتُ مَا أُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهٖ حُجَّةً عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَغَائِبٍ

وَعَلٰى كُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ شَهِدَ أَوْ لَمْ يَشْهَدْ وُلِدَ أَوْ لَمْ يُوْلَدْ

فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ الْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَسَيَجْعَلُوْنَهَا مُلْكًا اغْتِصَابًا

أَلَا لَعَنَ اللّٰهُ الْغَاصِبِيْنَ وَالْمُغْتَصِبِيْنَ

وَعِنْدَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلَانِ " فَيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ "

(٣٣) مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ يَذَرُكُمْ عَلٰى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

Marfat.com

(۲۷) لوگو، میں تم کو ڈراتا ہوں کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے اور رسول بھی گذر چکے ہیں۔

میں مر جاؤں گا یا قتل کر دیا جاؤں گا تو تم میں سے جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائے گا، تو وہ اللہ کا کبھی کچھ نہ بگاڑے گا اور اللہ شکر گذار بندوں کو جزائے خیر دے گا۔

آ گاہ رہو کہ علیؑ صبر و شکر سے موصوف ہیں

اور ان کے بعد میری وہ اولاد جو ان کے صلب سے ہے۔

(۲۸) لوگو تم اللہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ ورنہ وہ تم سے ناراض ہو جائے گا اور اس کی طرف سے تم کو عذاب پہنچے گا۔

یقیناً وہ ایسے لوگوں کی گھات میں ہے۔

(۲۹) لوگو، عنقریب میرے بعد ایسے امام ہوں گے، جو جہنم کی طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

(۳۰) لوگو، اللہ اور میں دونوں اُن سے بیزار ہیں۔

لوگو، یقیناً وہ سب اور ان کے دوست دار اور ان کے پیرو اور ان کے مددگار جہنم کے سب سے نیچے والے طبقہ میں ہوں گے۔

تکبر کرنے والوں کی جگہ ایسی بُری ہے۔ آ گاہ ہو جاؤ کہ یہی اشخاص اصحاب صحیفہ (کتبہ لکھنے والے) ہیں۔

اب تم میں سے (جس کو مطلوب ہو) وہ صحیفہ میں نظر کرے۔

(۳۲) لوگو، میں امامت اور وراثت کو

قیامت تک اپنی اولاد میں چھوڑتا ہوں۔

Marfat.com

حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ ،
(٣٤) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّہٗ مَا مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا وَاللّٰہُ مُھْلِکُھَا
بِتَکْذِیْبِھَا
وَکَذٰلِکَ یُھْلِکُ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ
کَمَا ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ،
وَھٰذَا اِمَامُکُمْ وَوَلِیُّکُمْ
وَھُوَ مَوَاعِیْدُ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ یُصَدِّقُ مَا وَعَدَہٗ
(٣٥) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ ضَلَّ قَبْلَکُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ
وَاللّٰہُ لَقَدْ اَھْلَکَ الْاَوَّلِیْنَ وَھُوَ مُھْلِکُ الْآخِرِیْنَ
(٣٦) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَمَرَنِیْ وَنَھَانِیْ
وَقَدْ اَمَرْتُ عَلِیًّا وَنَھَیْتُہٗ فَعَلِمَ الْاَمْرَ وَالنَّھْیَ مِنْ رَبِّہٖ
عَزَّوَجَلَّ
فَاسْمَعُوْا لِاَمْرِہٖ تَسْلَمُوْا
وَاَطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا
وَانْتَھُوْا لِنَھْیِہٖ تَرْشُدُوْا
وَصِیْرُوْا اِلٰی مُرَادِہٖ وَلَا تَتَفَرَّقُ بِکُمُ السُّبُلُ عَنْ
سَبِیْلِہٖ ،

Marfat.com

اور جس بات کو پہنچانے کا حکم مجھ کو دیا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دی تا کہ
حجت ہو ہر حاضر و غائب پر،
اور ہر اس شخص پر جو یہاں موجود ہے یا جو موجود نہیں ہے۔
اور ہر اس شخص پر جو پیدا ہو چکا ہے، یا جو پیدا نہیں ہوا ہے۔
اس لیے کہ ہر حاضر کو لازم ہے کہ غائب تک اس خبر کو پہنچائے اور ہر باپ کو لازم ہے
کہ اپنے بیٹے کو یہ خبر پہنچائے اور یہ سلسلہ قیامت تک اُسی طرح سے جاری ہے۔
اور عنقریب اس کو از رُوئے غصب سلطنت بنالیں گے۔
آ گاہ رہو کہ خدا غصب کرنے والوں پر اور ان کے ساتھیوں پر لعنت کرے گا۔
اور اُسی وقت اے دونوں گروہو! ہم تمھارا حساب لینے کے لیے جلدی سے فارغ ہو جائیں گے۔ پھر دونوں پر آگ کی لپٹ اور پگھلا ہوا تانبا بھیجا جائے گا کہ تم دونوں اسے روک نہ سکو گے،

(۳۳) لوگو، یقیناً خدا جس حالت میں کہ تم ہو اُسی میں تم کو نہ چھوڑے گا۔
جب تک کہ بُرے کو اچھے سے الگ نہ کر لے۔
اور اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے،

(۳۴) لوگو کوئی بستی ایسی نہیں جس کے لوگ (خدا اور رسول کی) تکذیب کریں اور خُدا اس بستی کو تباہ نہ کر دے۔
چناں چہ ہر ظلم کرنے والی بستی تباہ کی جائے گی۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ ذکر فرما چکا ہے۔
یہ تمھارا امام اور تمھارا ولی ہے۔
اور وہ اللہ کے وعدے ہیں۔

Marfat.com

اَنَا صِرَاطُ اللّٰہِ الْمُسْتَقِیْمُ الَّذِیْ اَمَرَکُمْ بِاِتِّبَاعِہٖ ،
ثُمَّ عَلِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ ،
ثُمَّ وُلْدِیْ مِنْ صُلْبِہٖ اَئِمَّۃٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ،
(۳۷) (ثُمَّ قَرَأَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ
الدِّیْنِ ، اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ
لَا الضَّآلِّیْنَ ،
فِیَّ نَزَلَتْ وَلَھُمْ عَمَّتْ وَاِیَّاھُمْ خَصَّتْ ،
اُولٰٓئِکَ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ،
اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ،
اَلَا اِنَّ اَعْدَاءَ عَلِیٍّ ھُمْ اَھْلُ الشِّقَاقِ الْعَادُوْنَ وَاِخْوَانُ
الشَّیَاطِیْنِ ،
الَّذِیْنَ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَائَھُمْ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ،
الَّذِیْنَ ذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ
فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ "لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ" اِلٰی آخِرِ الْاٰیَۃِ ،
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَھُمُ الَّذِیْنَ وَصَفَھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ،

Marfat.com

اور اللہ نے جو وعدہ اس سے کر لیا ہے وہ سچا کر دکھائے گا۔

(۳۵) لوگو، تم سے پہلے بہت سے بہک چکے ہیں۔ اللہ نے پہلوں کو بھی (گمراہی کے سبب) ہلاک کیا اور وہ بعد والوں کو بھی ہلاک کرنے پر قادر ہے۔

(۳۶) لوگو، بے شک اللہ نے مجھ کو امر بھی فرمایا ہے اور نہی بھی فرمائی۔

اور میں نے علیؑ کو امر بھی کیا اور نہی بھی کی، علیؑ نے امر و نہی کا علم خدا کی طرف سے حاصل کیا،

لہٰذا تم اس کے امر کو سنو، سلامت رہو گے،

اور اس کی اطاعت کرو، ہدایت پاؤ گے،

وہ جس بات سے تمھیں روکے، اس سے بچو، صحیح راستے پر رہو گے۔

اور جدھر وہ لے چلنا چاہتا ہے ادھر ہی چلو۔ مختلف راستے تم کو اُس کے راستے سے نہ ہٹا دیں،

میں خدا کا صراطِ مستقیم ہوں، جس کے اتباع کا خود خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

پھر میرے بعد علیؑ (صراط مستقیم) ہیں۔

پھر میرے فرزند جو اس کے صلب سے ہیں، امام ہیں۔ ہادیانِ حق اور عادلانِ حق،

(۳۷) پھر آں حضرتؐ نے سورۂ الحمد تلاوتؒ فرمائی)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حمد اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام عالموں کا رب ہے۔ رحمٰن و رحیم، یوم الحساب کا مالک، خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان کی راہ جنھیں تو نے نعمت عطا کی نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کی۔"

سورۂ الحمد میرے بارے میں نازل ہوئی۔ اور ان (یعنی آئمہؑ) کے لیے عام ہے اور انہی کے لیے خاص بھی۔

Marfat.com

فقال: الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ"
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ آمِنِيْنَ
وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْلِيْمِ
إِنْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ"
أَلَا إِنَّ أَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ يَصْلَوْنَ سَعِيْرًا أَلَا إِنَّ أَعْدَاءَهُمْ
الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقًا،
وَهِيَ تَفُوْرُ وَلَهَا زَفِيْرٌ
كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا
أَلَا إِنَّ أَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "كُلَّمَا أُلْقِيَ
فِيْهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ قَالُوْا بَلٰى
قَدْ جَاءَنَا نَذِيْرٌ" إِلٰى قَوْلِهٖ "فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيْرِ"
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيْرٌ
(۳۸) مَعَاشِرَ النَّاسِ شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيْرِ وَالْجَنَّةِ
عَدُوُّنَا مَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ
وَوَلِيُّنَا مَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَدَحَهُ،

Marfat.com

''وہی اولیائے خدا ہیں جنھیں نہ آیندہ کی بابت کوئی خوف ہوگا، نہ گذشتہ کا رنج''

آ گاہ رہو کہ اللہ کے گروہ کے لوگ ہی غالب آنے والے ہیں۔

سمجھ لو کہ علیؑ کے دشمن وہی ہیں جو خدا کی نافرمانی کرنے والے اور ظلم کرنے والے ہیں،

اور وہ ان شیاطین کے بھائی ہیں،

جو دھوکہ دینے کے لیے ایک دُوسرے کے کان میں سنہری باتیں پھونکتے رہتے ہیں۔

آ گاہ ہو کہ ان کے دوست جتنے ہیں وہی پکے مومن ہیں۔

جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

چناں چہ ارشاد فرماتا ہے کہ ''تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو۔''

آ گاہ رہو کہ ان کے جو دوست دار ہیں ان کے اوصاف خدائے عزوجل نے یوں بیان فرمائے ہیں ''کہ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہ کیا، امن و اطمینان ان ہی کے لیے ہے۔ اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

خبردار رہو جو ان کے دوست دار ہیں، وہ امن و امان کے ساتھ جنت میں پہنچیں گے۔

اور فرشتے ان ہی کو سلام کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آئیں گے۔

کہ ''تم پاک و پاکیزہ ہو گئے۔ اب ان جنتوں میں ہمیشہ کے لیے جا رہو۔

آ گاہ رہو کہ ان ہی کے دوست ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ ''وہ جنت میں بلاحساب داخل ہو جائیں گے۔''

سُن رکھو کہ ان ہی کے دشمن وہ ہیں جو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ بھول نہ جانا کہ انہی کے دشمن وہ ہوں گے جو جہنم کی چنگھاڑ سُنیں گے،

Marfat.com

(۳۹) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلَا وَاِنِّي مُنْذِرٌ وَعَلِيٌّ هَادٍ

(۴۰) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنِّي نَبِيٌّ وَعَلِيٌّ وَصِيِّي،
اَلَا وَاِنَّ خَاتِمَ الْاَئِمَّةِ مِنَّا (اَلْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ)۔

اَلَا اِنَّهُ الظَّاهِرُ عَلَى الدِّيْنِ
اَلَا اِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ
اَلَا اِنَّهُ فَاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهَادِمُهَا
اَلَا اِنَّهُ قَاتِلُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ
اَلَا اِنَّهُ مُدْرِكُ كُلِّ ثَارٍ لِاَوْلِيَآءِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ
اَلَا اِنَّهُ نَاصِرُ دِيْنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ
اَلَا اِنَّهُ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍ عَمِيْقٍ
اَلَا اِنَّهُ قَسِيْمُ كُلِّ ذِيْ فَضْلٍ بِفَضْلِهٖ وَكُلِّ ذِيْ جَهْلٍ بِجَهْلِهٖ،
اَلَا اِنَّهُ خِيَرَةُ اللهِ وَمُخْتَارُهُ
اَلَا اِنَّهُ وَارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحِيْطُ بِهٖ
اَلَا اِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُنَبِّهُ بِاَمْرِ اِيْمَانِهٖ
اَلَا اِنَّهُ الرَّشِيْدُ السَّدِيْدُ
اَلَا اِنَّهُ الْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ،

Marfat.com

جس وقت کہ وہ جوش مارتا ہوگا اور اس کی چیخ نکلتی ہوگی۔

جب بھی کوئی گروہ اس میں داخل ہوگا تو وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کرتا ہوگا،

سمجھ لو کہ وہ ان ہی کے دشمن ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا کہ "جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے نگہبان ان لوگوں سے دریافت کریں گے کہ آیا کوئی تمھارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا اور وہ کہیں گے ڈرانے والا تو آیا تھا" اُسی آیت میں خدا فرماتا ہے "دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دُوری ہے۔"

تو سمجھ لو کہ وہ ان ہی کے دوست ہیں جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں۔

ان کے لیے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔

(۳۸) لوگو، جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اور جنت میں بڑا فرق ہے۔

ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت بھی کی ہے اور اس پر لعنت بھی کی ہے۔

اور دوست ہمارا وہ ہے جس کو اللہ نے دوست بھی رکھا اور اس کی مدح بھی کی،

(۳۹) لوگو یاد رکھو کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ منزلِ مقصود تک پہنچانے والے ہیں۔

(۴۰) لوگو، میں نبی ہوں ور علیؑ میرے وصی ہیں

آگاہ رہو کہ آخری امام (قائم آلِ محمدؐ) مہدیؑ ہم ہی دونوں کی نسل سے ہوگا۔

خبردار ہو کہ وہی تمام دینوں پر غالب آئے گا۔ یہ سمجھ لو کہ ظالموں سے بدلہ لینے والا وہی ہو گا۔

یاد رکھو کہ قلعوں کا فتح کرنے والا اور ان کا منہدم کرنے والا وہی ہوگا۔

سمجھ لو کہ مشرکوں کے ہر قبیلے کو قتل کرنے والا وہی ہوگا۔

یاد رکھو کہ خدا کے دوستوں کے ہر خُون ناحق کا بدلہ لینے والا وہی ہوگا۔

سمجھ لو کہ خدائے عزوجل کے دین کی نصرت کرنے والا وہی ہوگا۔

Marfat.com

اَلَا اِنَّهُ قَدْ بَشَّرَ بِہٖ مَنْ سَلَفَ بَیْنَ یَدَیْہِ
اَلَا اِنَّهُ الْبَاقِیْ حُجَّةٌ وَلَا حُجَّةَ بَعْدَهٗ
وَلَا حَقَّ اِلَّا مَعَهٗ وَلَا نُوْرَ اِلَّا عِنْدَهٗ
اَلَا اِنَّهُ لَا غَالِبَ لَهٗ
وَلَا مَنْصُوْرَ عَلَیْہِ
اَلَا اِنَّهُ وَلِیُّ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَحَکَمُهٗ فِیْ خَلْقِہٖ
وَاَمِیْنُهٗ فِیْ سِرِّہٖ وَعَلَانِیَتِہٖ
(۲۱) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَدْ بَیَّنْتُ لَکُمْ وَاَفْهَمْتُکُمْ
وَهٰذَا عَلِیٌّؑ یُفْهِمُکُمْ بَعْدِیْ
اَلَا وَاِنَّ عِنْدَ اِنْقِضَاءِ خُطْبَتِیْ اَدْعُوْکُمْ اِلٰی مُصَافَقَتِیْ عَلٰی
بَیْعَتِہٖ وَالْاِقْرَارِ بِہٖ ثُمَّ مُصَافَقَتِہٖ بَعْدِیْ
اَلَا وَاِنِّیْ قَدْ بَایَعْتُ اللّٰہَ
وَعَلِیٌّؑ قَدْ بَایَعَنِیْ
وَاَنَا اٰخِذُکُمْ بِالْبَیْعَةِ لَهٗ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
"وَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ" (الاٰیة)
مَعَاشِرَ النَّاسِ "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ
بِهِمَا (الاٰیة)
مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَیْتَ

Marfat.com

یادرکھو کہ اس گہرے سمندر میں سب سے زیادہ فیض پانے والا وہی ہوگا۔

آ گاہ رہو کہ ہر فضیلت والے کی فضیلت کی اور ہر جاہل کے جہل کی نشاندہی وہی کرے گا۔

یہ بھی سمجھ لو کہ وہ خدا کا برگزیدہ اور پسندیدہ ہوگا۔ آ گاہ رہو کہ وہ ہر علم کا وارث ہے، اور اس پر پورا احاطہ رکھنے والا۔

یہ بھی سُن رکھو، کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور خدا پر ایمان کی ہر بات بتانے والا ہوگا۔

یادرکھو کہ وہ اعلیٰ درجے کا سمجھدار اور متین ہوگا۔

یہ بھی سمجھ لو کہ کل معاملہ اُسی کے سپرد ہوگا۔

یہ بھی یادرہے کہ اس سے پہلے جو جو گذرے، سب نے اس کی بشارت دی ہے۔

خوب سمجھ لو کہ حجتِ خدا کے طور پر وہی باقی رہے گا اور اس کے بعد کوئی نئی حجت نہ ہوگی۔ حق صرف اس کے ساتھ ہوگا، اور نور صرف اس کے پاس ہوگا۔

خوب سمجھ لو، کہ اس پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور اس کے مقابلے پر کوئی فتح نہیں پائے گا۔

یادرکھو کہ وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا ولی ہے، اور خدا کی مخلوق میں اس کا مقرر کیا ہوا حاکم ہے، اور ظاہر و باطن پر خدا کا امین ہے۔

(۴۱) لوگو، میں نے تمھارے لیے حقیقت کو صاف صاف بیان کر دیا اور تم کو سمجھا دیا۔

اب یہ علیؑ میرے بعد تم کو سمجھایا کرے گا۔

سمجھ لو، کہ اپنا خطبہ ختم کر چکنے پر میں تمھیں بلاؤں گا کہ علیؑ کی بیعت کرنے کے لیے اور اس کا اقرار کرنے کے لیے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ پھر میرے بعد اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔

آ گاہ ہو جاؤ کہ میں نے خدا سے بیعت کی۔

Marfat.com

فَمَا وَرَدَهُ أَهْلُ بَيْتٍ إِلَّا اسْتَغْنَوْا
وَلَا تَخَلَّفُوْا عَنْهُ إِلَّا افْتَقَرُوْا
(۴۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ
لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ إِلٰى وَقْتِهٖ ذٰلِكَ
فَإِذَا انْقَضَتْ حَجَّتُهُ اسْتُؤْنِفَ عَمَلُهُ
(۴۳) مَعَاشِرَ النَّاسِ الْحُجَّاجُ مُعَانُوْنَ وَنَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ
وَاللّٰهُ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۴۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهِ
وَلَا تَنْصَرِفُوْا عَنِ الْمَشَاهِدِ إِلَّا بِتَوْبَةٍ وَّإِقْلَاعٍ،
(۴۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ كَمَا أَمَرَكُمُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَقَصَّرْتُمْ أَوْنَسِيْتُمْ
فَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمُ الَّذِيْ نَصَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدِيْ
وَمَنْ خَلَّفَهُ اللّٰهُ مِنِّيْ وَمِنْهُ
يُخْبِرُكُمْ بِمَا تَسْأَلُوْنَ مِنْهُ
وَيُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
أَلَا إِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَهُمَا وَأُعَرِّفَهُمَا
فَاٰمُرُ بِالْحَلَالِ وَأَنْهٰى عَنِ الْحَرَامِ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ
فَأُمِرْتُ أَنْ اٰخُذَ الْبَيْعَةَ عَلَيْكُمْ وَالصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُوْلِ
مَا جِئْتُ بِهٖ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

Marfat.com

اور علیؑ نے خود مجھ سے بیعت کی۔

اور میں خدا کے حکم سے اس کی بیعت تم سے لیتا ہوں۔

''اب جو اس کو توڑے گا، اس کا ضرر اُسی کی ذات پر پڑے گا۔''

لوگو' صفا و مروہ خدا کی نشانیاں ہیں''۔

پس جو شخص خانۂ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجالائے، اِن دونوں کے درمیان طواف کرنے میں گناہ نہیں، (بل کہ ثواب ہے)''

لوگو، خانۂ کعبہ کا حج کیا کرو،

اس لیے کہ جس گھر کے لوگ بیت اللہ جائیں گے وہ غنی ہو جائے گا۔

اور جو (باوجود استطاعت) حج سے جی چرائیں گے وہی فقیر ہو جائیں گے۔

(۴۲) لوگو، جو مومن موقف میں جا کھڑا ہوگا، خداوند تعالیٰ اس کے کل پچھلے گناہ اس وقت تک کے بخش دے گا۔

پس جب اس کا حج پورا ہو چکے تو وہ اپنا کردار از سرِ نو شروع کرے۔

(۴۳) لوگو، حج کرنے والوں کو مدد بھی دی جائے گی اور جو کچھ ان کا خرچ پڑے گا، اس کا بدل بھی ان کو ملے گا۔

''اور اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا۔''

(۴۴) لوگو بیت اللہ کا حج دین کی تکمیل کے ساتھ اور فقہ کو صحیح طرح سمجھ کے کرنا۔

اور مشاہدِ مقدسہ سے توبہ کیے بغیر اور گناہ کے ارادوں سے اپنے نفس کو پاک کیے بغیر نہ جانا۔

(۴۵) لوگو نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اگر تمھاری مدت بڑھا دی جائے اور پھر تم سے کوتاہی ہو جائے، یا تم بھول جاؤ، تو یہ علیؑ تمھارا

Marfat.com

وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ
الَّذِيْنَ هُمْ مِنِّيْ وَمِنْهُ اَئِمَّةٌ قَائِمُهُمْ فِيْهِمْ (اَلْمَهْدِيُّ)
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الَّذِيْ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ
(۴۶) مَعَاشِرَ النَّاسِ وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ
نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرْجِعْ عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ اُبَدِّلْ
اَلَا فَاذْكُرُوْا ذٰلِكَ وَاحْفَظُوْهُ وَتَوَاصَوْا بِهٖ وَلَا تُبَدِّلُوْهُ وَلَا
تُغَيِّرُوْهُ ،
اَلَا وَاِنِّيْ اُجَدِّدُ الْقَوْلَ اَلَا فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ
اَلَا وَاِنَّ رَاْسَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ تَنْتَهُوْا اِلٰى قَوْلِيْ وَ
تُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ
وَتَاْمُرُوْهُ بِقَبُوْلِهٖ وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُّخَالَفَتِهٖ
فَاِنَّهٗ اَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ
وَلَا اَمْرَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَهْيَ عَنْ مُنْكَرٍ اِلَّا مَعَ اِمَامٍ مَّعْصُوْمٍ
(۴۷) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلْقُرْاٰنُ يُعَرِّفُكُمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ
بَعْدِهٖ وُلْدُهٗ
وَعَرَّفْتُكُمْ اَنَّهُمْ مِنِّيْ وَمِنْهُ حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
"وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ"
وَقُلْتُ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا

Marfat.com

حاکم ہے۔ یہ تمھارے لیے اِن حقائق کو واضح کردے گا۔ اس لیے کہ خداوند تعالیٰ نے اُسی کو

میرے بعد مقرر کیا ہے۔

اور اُسی کو میرا اور اپنا خلیفہ بنایا ہے۔

جو خدا کی باتیں تم اس سے دریافت کروگے وہ تمھیں بتلائے گا۔

اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ تمھارے لیے واضح کردے گا۔

آگاہ رہو کہ حلال وحرام کی تعداد اتنی ہے کہ اس کا احاطہ نہیں ہوسکتا، اور نہ میں سب تمھیں

پہنچواسکتا ہوں۔

ہاں ایک ہی مقام پر حلال کو بجالانے کا حکم دیتا ہوں اور حرام کے ارتکاب سے ممانعت

کرتا ہوں، لہٰذا (جان لوکہ) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ امیرالمومنین علیؑ کے بارے میں اور جو امام

ان کے بعد ہوں گے، تم سے بیعت لےلوں ہاتھ پر ہاتھ مارکر۔

وہ مجھ سے اور علیؑ سے ہیں امامت کرنے والے قیامت تک۔

مہدیؑ بھی ان ہی میں سے ہوگا۔ جو حق حق فیصلے کیا کرے گا۔

(۴۶) لوگو، ہر حلال جو میں تم کو بتاچکا ہوں اور ہر حرام جس سے میں تم کو منع کرچکا ہوں،

خوب سمجھ لوکہ میں اس سے کبھی نہ ہٹوں گا اور کبھی نہ بدلوں گا

لہٰذا تم بھی اسے یاد رکھو، اس کی حفاظت کرو اور اس کے بارے میں ایک دوسرے کو وصیت

کرتے رہو اور اس کو کبھی نہ بدلنا اور کبھی اس میں تغیر نہ کرنا۔

دیکھو میں پھر اس بات کی تجدید کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا، نیک کام

کرنے اور بدی سے بچنے کا حکم کرتے رہنا۔

یہ بھی سمجھ لوکہ نیکی کا حکم دینے میں مقدم بات یہ ہے کہ میرے قول کے بموجب عمل کرو۔

Marfat.com

(٤٨) مَعَاشِرَ النَّاسِ التَّقْوٰی التَّقْوٰی اِحْذَرُوا السَّاعَةَ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْئٌ عَظِيْمٌ"
اُذْكُرُوا الْمَمَاتَ وَالْحِسَابَ وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ بَيْنَ
يَدَیْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ
وَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ اُثِيْبَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ
لَهٗ بِالْجِنَانِ نَصِيْبٌ
(٤٩) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّكُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُصَافِقُوْنِیْ بِكَفٍّ
وَّاحِدَةٍ فِیْ وَقْتٍ
وَاحِدٍ وَّ اَمَرَنِیَ اللّٰهُ اَنْ آخُذَ مِنْ اَلْسِنَتِكُمُ
الْاِقْرَارَ بِمَا عَقَدْتُّ لِعَلِیٍّ مِنْ اِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَمَنْ جَاءَ بَعْدَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّیْ وَمِنْهُ عَلٰی مَا اَعْلَمْتُكُمْ
اَنَّ ذُرِّيَّتِیْ مِنْ صُلْبِهٖ
فَقُوْلُوْا بِاَجْمَعِكُمْ اِنَّا سَامِعُوْنَ مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ
مُنْقَادُوْنَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَا وَرَبِّكَ فِیْ اَمْرِ عَلِیٍّؑ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَمْرِ وُلْدِهٖ مِنْ صُلْبِهٖ مِنَ الْاَئِمَّةِ
نُبَايِعُكَ عَلٰی ذٰلِكَ بِقُلُوْبِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَلْسِنَتِنَا وَ اَيْدِيْنَا
عَلٰی ذٰلِكَ نَحْيٰی وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ وَلَا نُغَيِّرُ وَلَا نُبَدِّلُ وَلَا
نَشُكُّ وَلَا نَرْتَابُ وَلَا نَرْجِعُ عَنْ عَهْدٍ وَلَا نَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ
وَنُطِيْعُ اللّٰهَ وَنُطِيْعُكَ وَعَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوُلْدَهُ الْاَئِمَّةَ
الَّذِيْنَ ذَكَرْتَهُمْ مِنْ صُلْبِهٖ بَعْدَ الْحَسَنِؑ وَالْحُسَيْنِؑ

Marfat.com

اور جو اس وقت حاضر نہیں اس تک پہنچا دو۔

اور اس سے میری بات منوالو اور میری بات کی مخالفت سے اسے باز رکھو۔

اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور میرا بھی یہی حکم ہے۔

اور بغیر امام کے نہ امر بالمعروف ممکن ہے نہ نہی عن المنکر۔

(۴۷) لوگو قرآن مجید تم کو بتاتا ہے کہ اس کے بعد آنے والے آئمہ اُسی کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اور میں یہ بھی تم کو بتا چکا ہوں کہ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ جس موقعے پر خدا یہ فرماتا ہے۔

"اور اس نے اسے اس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دے دیا۔"

اور میں یہ کہہ چکا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوؤ گے۔

(۴۸) لوگو پرہیز گاری اختیار کرو، پرہیز گاری اختیار کرو، قیامت سے ڈرو۔

جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ "اس ساعت کا زلزلہ بڑی چیز ہے۔"

موت کو یاد کرو، حساب کو یاد کرو۔ خدا کے حضور میں جانچ اور باز پرس کو یاد رکھو۔

ثواب و عذاب کو یاد رکھو۔

جو شخص نیکی لے کر آئے گا۔ اُسے ثواب دیا جائے گا اور جو شخص بدی لے کر آئے گا جنت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۴۹) لوگو، تمھاری تعداد اس سے زیادہ ہے کہ ایک ہی وقت میں مجھ سے ایک ایک کر کے بیعت کر سکو۔ لیکن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبان سے اس بات کا اقرار کرالوں کہ میں نے علیؑ کو مومنین کا امیر مقرر کر دیا،

اور اس کے بعد ان ائمہ کے لیے جو میری اور اس کی اولاد سے ہوں گے تم کو بتا چکا

Marfat.com

الَّذِيْنَ قَدْ عَرَّفْتُكُمْ مَكَانَهُمَا مِنِّيْ وَمَحَلَّهُمَا عِنْدِيْ وَمَنْزِلَتَهُمَا
مِنْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ
فَقَدْ أَدَّيْتُ ذٰلِكَ إِلَيْكُمْ
وَأَنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَأَنَّهُمَا الْإِمَامَانِ بَعْدَ أَبِيْهِمَا عَلِيٍّ وَأَنَا أَبُوْهُمَا قَبْلَهُ
وَقُوْلُوْا أَطَعْنَا اللّٰهَ بِذٰلِكَ وَإِيَّاكَ وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْأَئِمَّةَ
الَّذِيْنَ ذَكَرْتَ عَهْدًا وَمِيْثَاقًا مَأْخُوْذًا لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
قُلُوْبِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَلْسِنَتِنَا وَمُصَافَقَةِ أَيْدِيْنَا
مَنْ أَدْرَكَهُمَا بِيَدِهٖ وَأَقَرَّ بِهِمَا بِلِسَانِهٖ لَا نَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ بَدَلًا
وَلَا نَرٰى مِنْ أَنْفُسِنَا عَنْهُ حِوَلًا أَبَدًا نَحْنُ نُؤَدِّيْ ذٰلِكَ
عَنْكَ الدَّانِيْ وَالْقَاصِيْ مِنْ أَوْلَادِنَا وَأَهَالِيْنَا
أَشْهَدْنَا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَأَنْتَ عَلَيْنَا بِهٖ شَهِيْدٌ
وَكُلُّ مَنْ أَطَاعَ مِمَّنْ ظَهَرَ وَاسْتَتَرَ وَمَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ وَجُنُوْدُهٗ
وَعَبِيْدُهٗ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَهِيْدٍ
(٥٠) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَ
خَافِيَةَ كُلِّ نَفْسٍ "فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا"
وَمَنْ بَايَعَ فَإِنَّمَا يُبَايِعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ "يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ"
(٥١) مَعَاشِرَ النَّاسِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَبَايِعُوْا عَلِيًّا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

Marfat.com

ہوں کہ ذریت میری اُسی کے صلب سے ہے۔

تو لواب تم سب مل کے کہہ دو کہ آپ نے ہمارے پروردگار کی طرف سے اور اپنے پروردگار کی طرف سے علیؑ کے معاملہ میں اور ان ائمہ کے معاملے میں جو ان کی اولاد سے اور ان کے صلب سے ہوں گے جو کچھ بھی پہنچایا ہم نے سُن لیا ہے اور ہم اس پر راضی ہیں۔ اطاعت پر تیار ہیں۔

ہم اپنے دل سے، جان سے، زبان سے اور ہاتھ سے اُسی پر بیعت کرتے ہیں۔ اُسی پر ہم جئیں گے اور اُسی پر ہم مریں گے اور اُسی پر مبعوث ہوں گے۔ ہم اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کریں گے، نہ اس میں کسی شک و شبے کو راہ دیں گے، نہ کبھی اس عہد سے پھریں گے۔ نہ اس پیمان کو توڑیں گے۔

اور ہم اللہ کی اطاعت کریں گے، اور آپ کی اور امیر المومنین علیؑ کی اطاعت کریں گے، اور ائمہ کی جو ان کی اولاد سے ہیں۔

اور جن کا آپ نے ذکر فرمایا کہ آپ کی ذریت سے اور ان کے صلب سے حسنؑ و حسینؑ کے بعد ہوں گے۔ حسنینؑ کا رشتہ جو مجھ سے ہے میں بتا چکا ہوں اور ان دونوں کی منزلت جو میرے پروردگار کے نزدیک ہے۔

وہ میں تم کو اچھی طرح دکھلا چکا ہوں۔

یہ دونوں جوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں

اور دونوں اپنے باپ علیؑ کے بعد امام ہیں اور میں بحکمِ خدا علیؑ سے پہلے ان کا باپ قرار دیا گیا ہوں، اور یہ بھی کہو ہم نے اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی اطاعت کی۔ علیؑ کی اطاعت کی اور حسنؑ و حسینؑ کی اور ان ائمہ کی اطاعت کی جن کا تو نے ذکر کیا۔ یہ عہد و پیمان ہے جو امیر المومنین کے لیے ہمارے دلوں سے جانوں سے زبانوں سے اور اس شخص (یعنی رسولِ خداؐ)

Marfat.com

وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْاَئِمَّةَ كَلِمَةً طَيِّبَةً بَاقِيَةً
يُهْلِكُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ وَفٰى وَفَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ" (الْاٰيَةَ)

(۵۲) مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوا الَّذِیْ قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوْا عَلٰى عَلِیٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَقُوْلُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ"

(۵۳) مَعَاشِرَ النَّاسِ اِنَّ فَضَائِلَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ اَنْزَلَهَا فِی الْقُرْاٰنِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ اُحْصِيَهَا فِیْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ فَمَنْ اَنْبَاَكُمْ بِهَا وَعَرَّفَهَا فَصَدِّقُوْهُ،

(۵۴) مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَعَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا،

(۵۵) مَعَاشِرَ النَّاسِ اَلسَّابِقُوْنَ اِلٰى مُبَايَعَتِهٖ وَمُوَالَاتِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ

(۵۶) مَعَاشِرَ النَّاسِ قُوْلُوْا مَا يَرْضَى اللّٰهُ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ فَاِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَلَنْ تَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاغْضِبْ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،

Marfat.com

کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر لیا گیا ہے۔

جس نے ان دونوں (یعنی حسنینؑ) کو اپنے ہاتھوں پر بھی اٹھایا ہے اور اپنی زبان سے بھی ان دونوں کی بزرگی کا اقرار کیا۔ ہم ان کے بجائے کسی اور کو نہ چاہیں گے۔

اور جب تک جان میں جان باقی ہے۔ کبھی اس عہد سے نہ پھریں گے۔

ہم آپ کی طرف سے یہ بات اپنی اولاد اور خاندان میں دُور اور نزدیک کے ہر فرد تک پہنچا دیں گے۔ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور اللہ گواہی دینے کو کافی ہے اور آپ بھی اس معاملے میں ہمارے گواہ رہیں۔

اور ہر وہ شخص گواہ رہے، جو خدا کا مطیع ہے۔ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اور اس کے لشکر اور اس کے بندے بھی گواہ رہیں اور سب گواہوں سے بڑھ کر خود خدا تعالیٰ ہے۔

(۵۰) لوگو تم کیا کہتے ہو اس لیے کہ اللہ ہر آواز کو پہچانتا ہے اور ہر نفس کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اب جو ہدایت پائے وہ اس کی اپنی ذات کی بہتری کے لیے ہے اور جو بھٹک جائے وہ اپنے ہی آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

اور جو بیعت کرے وہ اللہ سے بیعت کرے گا یعنی اس کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہوگا۔

(۵۱) لوگو، اللہ سے ڈرو اور امیر المومنین علیؑ اور حسنؑ، حسینؑ اور ان ائمہ سے جو کلمہ باقیہ ہیں، بیعت کر لو (بعد اس کے) جو بے وفائی کرے گا۔ اللہ اسے ہلاک کرے گا اور جو وفا کرے گا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا'' اور جو اس بیعت کو توڑ دے گا۔ اس توڑنے کا ضرر اُسی کی ذات پر پڑے گا۔''

(۵۲) لوگو جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں، وہ کہو اور اُسی وقت سے علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا کرو اور یہ بھی کہو کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ اے ہمارے پروردگار۔ ہم تیری بخشش

Marfat.com

کے طلب گار ہیں اور تیری ہی طرف بازگشت ہوگی اور یہ بھی کہو" کہ سب تعریف اُسی اللہ کے لیے زیبا ہے، جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت فرما دی اور اگر اللہ ہماری رہبری نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔"

(۵۳) لوگو اللہ کے نزدیک علیؑ بن ابی طالب کے فضائل بہت ہیں اور جو کچھ اس نے مجھ پر قرآن مجید میں نازل فرمائے ہیں، وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں کسی ایک مقام پر اپنے خطبہ میں ان کو بیان کر سکوں پھر جو شخص بھی تم کو وہ فضائل بتائے اور سمجھائے تو تم اس کی تصدیق کرنا۔

(۵۴) لوگو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اور علیؑ کی اور ان ائمہ کی جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اطاعت کرے گا وہ یقیناً بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے گا۔

(۵۵) لوگو جو علیؑ سے بیعت کرنے میں ان سے دوستی رکھنے میں اور ان کو امیر المومنین تسلیم کرنے میں سبقت کرنے والے ہوں گے، جنت کی نعمتوں کے بارے میں وہی کامیاب ہوں گے

(۵۶) لوگو وہی بات کہو جس بات کے کہنے سے اللہ تم سے راضی ہو۔ پھر اگر تم اور زمین پر جتنے آباد ہیں وہ سب کافر بھی ہو جائیں تو تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

یا اللہ تو سب مومنوں کو بخش اور سب کافروں پر اپنا غضب نازل کر" اور ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے زیبا ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔"

◆◆◆

Marfat.com

ضمیمہ

پاک و ہند کے بعض ممتاز علماء کی تالیفات سے اقتباسات
جن میں واقعہ غدیر کا ذکر ہے

Marfat.com

ضمیمہ

واقعہ غدیر کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی نے بھی لکھا ہے۔ حضورؐ کی حجتہ الوداع سے مراجعت کے مقام پر رقم طراز ہیں:۔

آپ نے مہاجرین وانصار کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ راہ میں ایک مقام خم پڑا جو جحفہ سے تین میل پر ہے۔ یہاں ایک تالاب ہے۔ عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں اور اس لیے اس مقام کا نام عام روایتوں میں غدیر خم آتا ہے۔ آپ نے یہاں تمام صحابہ کو جمع کر کے ایک مختصر سا خطبہ دیا:۔

اما بعد الا ایھا الناس فانما بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب و انا تارك فیكم الثقلین اولھما كتاب الله فیه الھدی والنور فخذوا كتاب الله و استمسكوبه واھل بیتی اذكركم الله فی اھل بیتی۔

حمد و ثناء کے بعد اے لوگو! میں بھی بشر ہوں۔ ممکن ہے خدا کا فرشتہ، جلد آ جائے اور مجھے قبول کرنا پڑے (یعنی موت) میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے۔ خُدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں اہلِ بیت کے بارہ میں تمھیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

آخری جملہ کو آپ نے تین دفعہ مکرر فرمایا، یہ صحیح مسلم (مناقب حضرت علیؑ) کی روایت ہے۔ نسائی مسند امام احمد، ترمذی، طبرانی، طبری، حاکم وغیرہ میں کچھ اور فقرے بھی

Marfat.com

ہیں جن میں حضرت علیؑ کی منقبت ظاہر کی گئی ہے۔ ان روایتوں میں ایک فقرہ اکثر مشترک ہے:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

جس کو میں محبوب ہوں علیؑ بھی اس کو محبوب ہونا چاہیے۔ الٰہی جو علیؑ سے محبت رکھے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو علیؑ سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

احادیث میں خاص یہ تصریح نہیں کہ ان الفاظ کے کہنے کی ضرورت کیا پیش آئی۔ بخاری میں ہے کہ اس زمانہ میں حضرت علیؑ یمن بھیجے گئے تھے، جہاں سے واپس آ کر وہ حج میں شامل ہوئے تھے۔ یمن میں انھوں نے اپنے اختیار سے ایک ایسا واقعہ کیا تھا جس کو ان کو بعض ہمراہیوں نے پسند نہیں کیا۔ ان میں سے ایک صاحب نے آ کر رسول اللہؐ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا "علیؑ کو اس سے زیادہ کا حق تھا" عجب نہیں کہ اُسی قسم کے شکوک رفع کرنے کے لیے اس موقع پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(سیرۃ النبیؐ تالیف شبلی نعمانی مع اضافہ وتکملہ از سیّد سلیمان ندوی اعظم گڑھ مطبع معارف ۱۳۵۲ھ ص ۱۶۵۔۱۶۶)

O

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری خطبہ غدیر کا ذکر حجۃ الوداع سے واپسی پر کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ ہیں "راہ میں بریدہ اسلمیؓ نے علی مرتضیٰ کی نسبت کچھ شکایات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سمع مبارک تک پہنچائیں۔ شکایات کا تعلق حضرت علیؑ مرتضیٰ کے چند افعال سے تھا جو حکومتِ یمن میں جناب مرتضوی سے تقسیم غنیمت وغیرہ کے متعلق صادر ہوئے تھے۔

خطبۂ غدیر درحقیقت شکایت کی بنیاد بریدہؓ کا قصور فہم تھا۔ اس لیے رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خمِ غدیر پر ایک فصیح خطبہ پڑھا۔ اور اس خطبہ میں اہل بیت رضوان اللہ علیہم کی شان و منزلت کا اظہار فرمایا اور علی مرتضیٰؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا **من کنت مولاہ فعلی" مولاہ**۔ جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اس کا مولیٰ ہے۔ اس خطبہ کے بعد حضرت عمر فاروق نے علی مرتضیٰؑ کو اس شرف کی مبارک باد دی اور بریدہؓ نے بقیۃ العمر علی مرتضیٰ کی محبت و متابعت کو پورا کیا۔ بالآخر یہ بزرگ جنگِ جمل میں شہید ہوئے تھے۔

(رحمۃ للعلمین از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ لاہور، کاشی رام پریس ۱۹۲۴ء، جلد اول، ص ۲۶۶، ۲۶۷)

O

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں کیا ہے۔ اِس کتاب کا اُردو میں ترجمہ خواجہ عبدالحمید نے کیا جو مناہج النبوت کے نام سے نول کشور پریس کانپور سے طبع ہوا۔ اُسی ترجمہ سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سرورِ عالم فخرِ بنی آدم خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ نے اثناء راہ مراجعت میں جب غدیرِ خم کی منزل میں نزول فرمایا۔ ارشاد فیض بنیاد کیا۔ **الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم** ۔یعنی آیا نہیں جانتے تم لوگ کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں مومنوں کے تئیں مومنوں کی ذاتوں سے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ **النبی اولی بالمومنین من أنفسھم** اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ اِس لفظ کے تئیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ میں امر نہیں کرتا مومنوں کے تئیں مگر اس چیز میں جس میں صلاح و نجات دُنیا و آخرت اُن کی ہو۔ بخلاف ان کے نفوس کے یعنی ذاتوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے بھی کھینچتے ہیں **قالوا بلی** یہ جواب ہے اِس سوال کا جو حضرت نے کہا **الستم** الخ یعنی کہا سب نے کہ ہاں تم **اولی بالمومنین من أنفسھم** ہو۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا گویا مجھے اس جہان میں بلایا ہے اور میں نے اجابت کی جانو تم کہ میں نے درمیان تمھارے دو امرِ عظیم چھوڑیں کہ ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے یعنی ایک سے ایک

Marfat.com

بہتر ہے۔قرآن اور میرے اہلِ بیت۔دیکھوتم اور احتیاط کرو کہ میرے بعد ان دونوں سے کیا سلوک خرچ کرو گے اور رعایت حقوق اِن کو کس کیفیت سے کرو گے اور وہ دونوں ہرگز ایک دُوسرے سے جدا نہ ہوویں گے۔یہاں تک کہ برلب حوض کوثر مجھ تک پہنچیں گی۔اس وقت فرمایا خدا میرا مولا ہے اور میں تمام مومنوں کا مولا ہوں بعد اس کے ہاتھ علی مرتضیٰؑ کا اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا۔اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔یعنی اے پروردگار جس کا میں مولا ہوں پس علی مولا ہے اس کا۔اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ اے پروردگار دوست رکھ تو اس کو جو دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھ تو اس کے تئیں جو دشمن رکھے علیؑ کو اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے۔وانصر من نصرہ و اخذل من خذلہ اے پروردگار یاری دے تو اس کو جو یاری دے علیؑ کو اور مخذول کر تو اُسے جو چھوڑے علیؑ کو دار الحق حیث دار اور گردان حق کے تئیں ساتھ علی کے جس طرف پھرے علیؑ۔اور آیا ہے کہ ملاقات کی حضرت امیر المومنین علیؑ سے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے بعد اس حکایت کے اور کہا گوارندہ رہو اور شادر ہو اے ابو طالب کے فرزند کہ صبح کی تم نے اور شام کی۔اور ہوئے تم مولیٰ تمام مومنین کے کیا مرد کیا عورت۔روایت کیا ہے اس حدیث کے تئیں احمد نے براء بن عازب سے اور زید بن ارقم سے کذافی المشکوۃ۔جان تو کہ اس حدیث میں نہایت فضل اور عظمت اور جلال تکریم ہے علیؑ مرتضیٰؑ کے تئیں اور تحریص اور ترغیب ہے مومنون کے تئیں او پر محبت اور موالات اس مولا کی اور اجتناب اور احتراز ہے۔بغض اور عداوت سے اس کی۔جیسا کہ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ دوست نہ رکھے گا علیؑ کے تئیں مگر مومن صادق اور دشمن نہ رکھے گا علیؑ کے تئیں مگر منافق کاذب۔''

(مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت از خواجہ عبد المجید،

کانپور، مطبع نول کشور، ۱۸۷۳ء، جلد دوم، ص ۲۵۲، ۲۵۳)

O

نعیم صدیقی صاحب نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب محسن انسانیت میں کیا

Marfat.com

[illegible] پھر آپ

[illegible]

[illegible] سے عداوت رکھے [illegible]

[illegible]

([illegible] جلد دوم)

حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری داناپوری نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا ہے۔ جب حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] انہوں نے غدیر خم کا خطبہ اور مسئلہ امامت عنوان بنایا ہے [illegible] لکھتے ہیں [illegible] حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر جب حضور مکہ سے واپس ہوئے [illegible] غدیر خم پہنچے غدیر خم [illegible] جحفہ سے تین میل پر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے [illegible] ایک غدیر ہے [illegible] تالاب ہے اس جگہ جب حضور پہنچے تو ایک خطبہ ارشاد فرمایا [illegible] لکھتے ہیں کہ جب حضور غدیر خم پر ٹھہرے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے لیے ان کی اپنی ذاتوں سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر مومن کے لیے اس کے اپنے نفس سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا کہ ہاں۔ تب فرمایا کہ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے، تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھے اس سے تو عداوت کر۔ اس کے بعد حضرت علی سے حضرت عمرؓ ملے تو کہا کہ مبارک ہو اے علی ابن ابی طالب۔ آپ ہر مومن مرد اور عورت کے مولا ہوگئے۔

(اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم۔

از حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری داناپوری، کراچی، نور محمد، ۱۹۵۷ء)

Marfat.com

انذر۔ دعوت ذوالعشیرہ

دعوتِ ذوالعشیرہ مشہور و معروف ہے اور مصنفین نے اس کو لکھا ہے کہ آں حضرتؐ نے حکمِ خداوند "وانذر عشیر تك الاقربین" (شعرا۔۲۱۴) اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں کو ڈراو۔ قریش کو دعوت دی اور کھانا کھلانے کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو اس کی طرف بلاؤں۔ کون ہے جو اس کام میں میرا ساتھ دے اور میری مدد کرے۔ جو ایسا کرے گا وہی میرے بعد میرا بھائی، میرا خلیفہ اور حاکم و وزیر ہوگا۔ (تاریخ ابوالفدا مسند احمد بن حنبل، جمع الفوائد۔ شفا۔ تفسیر ثعلبی، ینابیع، صحیح مسلم وغیرہ) چناں چہ اکثر مورخین یورپ نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔ مسٹر گلمن اپنی کتاب "سٹوری آف دی نیشن" نویں جلد میں فرماتے ہیں:

> "Allah has commissioned me to call men to him who among you will joining me in the sacred work and become my brother, my caliph, my commissioner."

یعنی رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو اس کی طرف بلاؤں۔ پس کون ہے تم میں جو اس مقدس کام میں میرا ساتھ دے اور شریک ہو اور وہی میرا بھائی ہے۔ میرا خلیفہ اور میرا کمشنر ہو۔

> "A profound silence fall upon the whole assembly until Ali the youngest of them all

Marfat.com

cried out with zeal I Prophet of Allah I will join you. Muhammad embrasized Ali and said .... my Brother, my Caliph, my Commissioner. Listen to them obey his command."

''یہ کلام سُن کر تمام مجلس پر ایک خاموشی چھا گئی۔ یہاں تک کہ ان میں سے سب سے چھوٹے (علیؑ) نے ایک بڑے جوش سے پکارا۔ مَیں اے اللہ کے رسولؐ مَیں آپ کے ساتھ اس مقدس کام میں شریک ہوتا ہے۔ پس محمدؐ نے علیؑ کو اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا۔ میرے بھائی، میرے خلیفہ، میرے کمشنر۔ دیکھو اُس کی باتیں سنو اور اس کے کلام کو مانو۔''

سر تماس کارلائل اپنی کتاب ''ہیرو ورشپ'' میں یوں لکھتے ہیں:

''پس یہ مجلس جس میں علیؑ کے باب ابوطالبؑ موجود تھے۔ محمدؐ سے بُرا سلوک نہیں کر سکتی تھی تاہم یہ نظارہ یعنی ان پڑھ آدمی ایک دس سالہ لڑکے ساتھ مل کر اپنے تمام بنی نوع کے خلاف اتنی بڑی مہم کا فیصلہ کرے۔ ایک قسم کی ظرافت نظر آئی اس لیے سارے اہلِ مجلس ہنس پڑے لیکن حقیقت میں یہ ہنسنے کی بات نہ تھی بلکہ ایک وزن دار بات تھی اور اس نوجوان علیؑ کی نسبت یہ رائے ہے کہ ہر شخص اس کو پیار ہی کرے گا۔ ایک نہایت ہی شریف دل مخلوق جیسا کہ اس نے اس جلسے میں اپنے آپ کو ظاہر کیا اور اس کے بعد ہمیشہ ظاہر کرتا رہا۔ ایک محبت اور اخلاق کا بھرا ہوا۔ آتشی دلیری والا نہایت درجے کا شجاع اور شیر ببر جیسا بہادر۔ تاہم معاف کرنے والا ایک مجلس سچ اور محبت ''کرسچین نائٹ ہڈ'' کا مستحق''۔ یہی علیؑ وہ لسان الصدق ہے جس کی کتب سابقہ میں پیشن گوئی موجود ہے اور تمام مخالف ومجالف اس کی صداقت کے قائل ہیں اور اس کو مجسم صداقت تسلیم کرتے ہیں۔'' والفضل باشھدت بہ الاعداء

(خلافت الٰہیہ سیّد محمدؐ سبطین صفحہ ۸۰)

Marfat.com

کیرن آرم سٹرانگ اپنی کتاب ''محمد۔ مفتجر اسلام کی سوانح حیات'' میں لکھتی ہیں ''تبلیغ کا مشن شروع کرنے کے تین سال بعد حضور کو وحی کے ذریعے یہ حکم دیا گیا کہ آپ اپنے پورے قبیلے کو اسلام میں داخل ہونے کی اعلانیہ دعوت دیں (اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرادے۔ شعرا (۲۱۴)

شروع شروع میں رسول اللہؐ نے یہ محسوس کیا کہ یہ کام آپ کی طاقت سے باہر ہے اس کے باوجود آپ نے اپنا مشن جاری رکھا اور بنی ہاشم کے چالیس افراد کو کھانے کی دعوت دے دی۔ یہ سادہ دعوت خود ایک پیغام تھی۔ آں حضرتؐ کو خود نمائی کی غرض سے کی جانے والی وہ تعیش آمیز مہمان نوازی پسند نہیں تھی جو عربوں میں طاقت ونمائش کے لیے ایک روایت بن گئی تھی۔ آپ محسوس کرتے تھے کہ یہ طریق کار پرانے غرور اور تکبر کا آئینہ دار ہے اور تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے۔ اپنے رب کی رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انھیں سمجھا دے۔ اپنا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ ہی اسے بالکل کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔ یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو۔ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ کئی برسوں بعد حضرت علیؑ نے جنھوں نے دعوت میں کھانا کھلایا پانچ روٹیوں اور مچھلی کے معجزے کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ اگرچہ صرف ایک آدمی کا کھانا موجود تھا۔ اس کے باوجود ہر شخص کے لیے ضرورت سے زیادہ دستیاب تھا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دعوت میں قرآن کریم کے بتائے ہوئے بعض اصولوں کی وضاحت کی لیکن اس دوران ابولہب نے نہایت گستاخانہ انداز میں حضور کے سلسلہ کلام میں مداخلت کی جس کے نتیجے میں دعوت کے شرکا منتشر ہو گئے۔ اگلے

Marfat.com

ہے۔ فرماتے ہیں ’’واپسی میں غدیرخم (ایک تالاب) کے پاس پڑاؤ پڑا اور وہاں پھر ایک خطاب خاص رفقاء سے کیا‘‘...... آگے چل کر فرماتے ہیں ’’جس کا میں رفیق ہوں علیؑ بھی اس کا رفیق ہے۔ اے اللہ جو علیؑ کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علیؑ سے دُشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔‘‘

(نعیم صدیقی۔ محسن انسانیتؐ، سرگودھا، مکتبہ رحمانیہ، ۱۹۶۰ء، ص ۳۴۹، ۳۵۲، جلد دوم)

O

حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری داناپوری نے بھی اس خطبہ کا ذکر اپنی کتاب ’’اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ یعنی سوانح اقدس جناب سرور عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا ہے۔ انھوں نے غدیرخم کا خطبہ اور مسئلہ امامت عنوان قائم کیا ہے اس کے تحت فرماتے ہیں ’’حجتہ الوداع سے فارغ ہوکر جب حضور مکہ سے واپس ہوئے اور غدیرخم پر پہنچے خُم بضم خاء معجم وتشدید میم جحفہ سے تین میل پر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غدیر ہے۔ یعنی تالاب ہے۔ اس جگہ جب حضور پہنچے تو ایک خطبہ ارشاد فرمایا‘‘ آگے چل کر فرماتے ہیں ’’جب حضور غدیرخم پر ٹھہرے تو حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنین کے لیے ان کی اپنی ذاتوں سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر مومن کے لیے اس کے اپنے نفس سے اولیٰ ہوں۔ سب نے کہا کہ ہاں۔ تب فرمایا کہ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے۔ اے اللہ جو علیؑ کو دوست رکھے، تو اس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے عداوت کرے اس سے تو عداوت کر۔ اس کے بعد حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ ملے تو کہا کہ مبارک ہو اے علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ آپ ہر مومن مرد اور عورت کے مولا ہو گئے۔

(اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم۔
از حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف قادری داناپوری، کراچی، نور محمد، ۱۹۵۷ء)

Marfat.com

انذر۔ دعوت ذوالعشیرہ

دعوتِ ذوالعشیرہ مشہور و معروف ہے اور مصنفین نے اس کو لکھا ہے کہ آں حضرتؑ نے حکمِ خداوند "وانذر عشیر تك الاقربین" (شعرا۔۲۱۴) اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں کو ڈراو۔ قریش کو دعوت دی اور کھانا کھلانے کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو اس کی طرف بلاؤں۔ کون ہے جو اس کام میں میرا ساتھ دے اور میری مدد کرے۔ جو ایسا کرے گا وہی میرے بعد میرا بھائی، میرا خلیفہ اور حاکم و وزیر ہوگا۔ (تاریخ ابوالفدا مسند احمد بن حنبل، جمع الفوائد۔ شفا۔ تفسیر ثعلبی، ینابیع، صحیح مسلم وغیرہ) چناں چہ اکثر مورخین یورپ نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔ مسٹر گلمن اپنی کتاب "ستوری آف دی نیشن" نویں جلد میں فرماتے ہیں:

> "Allah has commissioned me to call men to him who among you will joining me in the sacred work and become my brother, my caliph, my commissioner."

یعنی رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو اس کی طرف بلاؤں۔ پس کون ہے تم میں جو اس مقدس کام میں میرا ساتھ دے اور شریک ہو اور وہی میرا بھائی ہے۔ میرا خلیفہ اور میرا کمشنر ہو۔

> "A profound silence fall upon the whole assembly until Ali the youngest of them all

Marfat.com

روز آپ کو دوبارہ ان لوگوں کو مدعو کرنا پڑا چناں چہ آپ نے ان لوگوں کے سامنے اسلام کی پھر وضاحت کی اور آخر میں ان لوگوں سے کہا کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔

''اے عبدالمطلب کے بیٹو میں ایسے کسی عرب کو نہیں جانتا جس نے اپنی قوم کے سامنے مجھ سے بہتر اور افضل پیغام پیش کیا ہو۔ میں تمھارے لیے اس دنیا اور آخرت کے لیے بہترین چیز لایا ہوں۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچاؤں۔ سو تم میں سے جو شخص اس مشکل کام میں میرے ساتھ تعاون کرے گا وہ میرا بھائی میرے کلام کی تعمیل کرنے والا اور میرا قائم مقام جانشین ہوگا۔''

اس پر مجمع میں گہری خاموشی چھا گئی۔ یہاں تک کہ ابوطالب یا حضورؐ کے ہم عمر عباس یا حمزہ نے بھی ایک لفظ تک نہ کہا۔ آخر حضرت علیؑ اس صورتِ حال کو برداشت نہ کر سکے اور اپنی کم سنی کے باوجود سب لوگوں سے اس طرح مخاطب ہوئے۔ ''اگرچہ میں سب سے کم سن ہوں۔ آشوبِ چشم میں مبتلا ہوں۔ میرا جسم بہت موٹا اور ٹانگیں پتلی ہیں اس کے باوجود اے خدا کے نبیؐ میں اس معاملے میں آپ کی اعانت کروں گا۔''

یہ سُن کر حضور نے حضرت علیؑ کی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھا اور فرمایا ''یہ میرا بھائی میرے احکام کی تکمیل کرنے والا اور تم لوگوں میں میرا جانشین ہے۔ اس کی بات توجہ سے سنو اور اس پر عمل کرو۔''

حاضرین کے لیے یہ ناقابلِ برداشت تھا۔ سب لوگ جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ خاموشی سے چلاتے ہوئے ابوطالب سے کہہ رہے تھے۔ اس نے تمھیں اپنے بیٹے کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

(تاریخ الرسول والملوک، ابوجعفر طبری)

(کرن آرم سٹرانگ، محمد پیغمبر اسلام کی سوانح حیات، ص ۱۴۶)

Marfat.com

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریب ترین خاندان والوں کو "**وانذر عشیرتک الاقربین**" (شعرا۔۲۱۴) کے مطابق اپنے ہاں مدعو کیا۔ جن میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے علاوہ بنی عبدمناف میں سے بھی تھے۔ بلاذری اور ابن اثیر کا بیان ہے کہ اس دعوت میں جملہ ۴۵ آدمی شریک ہوئے۔ مگر قبل اس کے کہ حضور کوئی بات کہتے ابولہب بول اُٹھا کہ یہ تمھارے چچا اور چچازاد بھائی موجود ہیں۔ جو کچھ چاہو کہو مگر دین سے پھرنے کی بات نہ کرو۔ تم کو جان لینا چاہیے کہ تمھاری قوم تمام عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتی اور تمھارا ہاتھ پکڑنے اور تمھیں روکنے کے سب سے زیادہ حق دار تمھارے اپنے خاندان کے لوگ ہیں۔ اگر تم اس کام پر قائم رہے جو تم کر رہے ہو تو تمھیں روکنا ان کے لیے اس سے زیادہ ہلکی بات ہے کہ تم پر قریش کے دوسرے خاندان ٹوٹ پڑیں اور عرب ان کی مدد کریں۔ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو اپنے خاندان والوں کے لیے اس سے زیادہ سخت آفت لایا ہو جو تم لے آئے ہو۔ اس طرح ابولہب نے پہلی مجلس کو خراب کر دیا۔

دوسرے روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خاندان والوں کو بلایا اور ان کے سامنے اپنی دعوت پیش کی۔ جناب ابوطالبؑ نے کہا میں دین عبدالمطلب تو چھوڑ نہیں سکتا مگر جس کام کا تم کو حکم دیا گیا ہے اسے تم کرو اور میں تمھاری حمایت وحفاظت کروں گا۔ ابولہب بولا خدا کی قسم یہ بہت بری بات ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑو کہ قبل اس کے کہ دوسرے اس کو پکڑیں۔ ابوطالب نے کہا کہ خدا کی قسم ہم اس کی حفاظت کریں گے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ یہ روایت بلاذری اور ابن اثیر نے عبداللہ ابن الحکم کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

معتبر روایات میں آیا ہے کہ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں نام لے لے کر فرمایا "یا بنی عبدالمطلب، یا عباس، یا صفیہ عمۃ الرسول یا

Marfat.com

فاطمہ بنت محمدؐ" انقذوا انفسکم من النار وانی یا املك لکم من اللہ شیعاً۔ سلوتی بن مالی باشیئتم "۔اے اولادِ عبدالمطلب ،اے عباس، اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ، اے فاطمہ بنت محمدؐ، تم لوگ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کیوں کہ میں اللہ کی پکڑ سے تم کو بچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا البتہ میرے مال میں سے تم جو چاہو مجھ سے مانگ سکتے ہو۔"

یہ صرف رشتہ داروں کو دعوت حق ہی نہیں تھی بل کہ اس میں اس بات کا اظہار بھی تھا کہ خدا کا دین بے لاگ ہے اور اس میں نبی تک کی ذات اور اس کے قریب ترین عزیزوں کے لیے بھی رعایت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں جس کے ساتھ بھی کوئی معاملہ ہے اس کے اوصاف (Merits) کے لحاظ سے ہے کسی کا نسب یا کسی کا ساتھ آدمی کا تعلق کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ حضورؐ نے اس خطاب میں خود اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا ذکر بھی کیا حالاں کہ ان کی عمر اُس وقت دو ڈھائی سال سے زیادہ نہ تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ سرے سے مکلّف ہی نہ تھیں کہ ان کے متعلق عذاب یا ثواب کا سوال پیدا ہوتا لیکن مقصود کلام اس حقیقت کو واضح کرنا تھا کہ دین میں نبی اور اس کے خاندان کے لیے کوئی امتیازی مراعات نہیں ہیں جن سے دوسرے محروم ہوں۔

(مولانا مودودی۔ سرقا سرورِ عالم، جلد۲، ص......)

محمد حسین ہیکل مصری اپنی کتاب حیات محمدؐ میں تحریر فرماتے ہیں "رسول معظمؐ نے اپنے تمام رشتہ داروں کو اپنے نبوتِ خانہ میں کھانے پینے کی دعوت دی۔ تقریباً سب جمع ہوئے تو مبلغ اسلام نے سب کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کیوں اور کس لیے حق پر مبنی ہے سمجھایا۔ اس درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا ابولہب آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اُٹھا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اُکسا کر اس خانہ دعوت و برکت سے نکل گیا۔

ایک بار پھر نبی اکرمؐ نے اپنے کاشانۂ نبوت میں سب کو دعوت طعام پر مدعو کیا

Marfat.com

جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔

"مااعلم انساناً فی العرب جاوقومه بافضل مما جئتم به من جئتم بخیرالدنیا والآخره وقد امری ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علیٰ هذا الامر"۔

اہلِ عرب میں سے آج تک کوئی انسان بھی مجھ سے بہتر تعلیم لے کر نہیں آیا۔ یہ تعلیم دین اور دنیا دونوں کی راہنما ہے۔ یہ تعلیم دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا علم مہیا کرتی ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اس کی طرف بلاؤں۔ کون ہے جو میری دعوت پر لبیک کہتا ہے۔"

یہ سُن کر تمام حاضرین نے منہ پھیر لیے اور اپنے اپنے گھروں کی جانب چل دیئے۔ لیکن اس بھری محفل میں تنہا علیؑ ابن ابی طالب تھے جو کم سن ہونے کے باوجود ہمت و جاں نثاری کے جذبہ میں جواں سال اٹھے اور عرض کیا:۔

"انایارسول اللہ عونك انا حرب علی جاربکم"۔

"یا رسول اللہؐ میں آپ کی معاونت کروں گا جو آپ سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔"

بنو ہاشم کے بعض مغرور اشخاص حضرت علیؑ کے اس جرأت مندانہ اعلان پر حقارت آمیز نگاہ ڈال کر مسکرائے اور بعض نے حقارت آمیز قہقہہ لگایا۔

کچھ لوگوں نے حضرت علیؑ کے چہرہ کو دیکھا اور پھر ابوطالبؑ کے چہرہ پر نظریں جمائیں۔ غرض نادانوں کا ٹولہ اس انداز سے اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آستانہ نبوت علیہ السلام سے نکل گیا۔ (حیات محمد، صفحہ ۲۰۹)

ملا معین واعظ کاشقف معارج النبوۃ جلد ۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ نزول وحی سے تین سال بعد قریبی رشتہ داروں کو دعوت دینے کا حکم ہوا" **وانذر عشیر تك الاقربین**

Marfat.com

و اغضض جناحك من المومنين ''آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے کہا ایک صاع طعام تیار کرو اور اس میں قدرے گوشت ڈال دے اور ایک پیالہ دودھ مہیا کرو اور تمام بنی عبدالمطلب کو بلایا تا کہ میں ان سے گفت گو کروں۔ حضرت علیؑ نے چیزیں تیار کرلیں اور ابوطالب، عباس، حمزہ، ابولہب وغیرہ چالیس افراد جو آپ کے چچا اور رشتہ دار تھے جمع کرلیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے میں ابتدا کی اور فرمایا فدوا باسم اللہ تعالیٰ۔ تمام مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھایا...... آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کرنے والے تھے کہ ابولہب نے گفت گو میں پہل کی۔ کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے۔ تم میں سے کوئی اس کے نزدیک نہ جائے اور پیغمبر اکرم سے کہا تیری قوم میں تمام قبائل سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس اہم کام کا تصفیہ یوں ہو سکتا ہے کہ تمھیں کمرے میں بند کردیں۔ یہ کام ہمارے لیے آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام قبائل عرب ہماری دشمنی اور مقابلہ کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں۔ کوئی اس قسم کی برائی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا جیسی کہ تم کر رہے ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اس پر مجلس برخواست ہوگئی۔

دوسری مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ اس شخص نے گفت گو میں جلدی کی اور اس کی باتیں تم نے سن لی ہیں۔ پھر اس قسم کا طعام تیار کرو۔ حسب ارشاد طعام اور دودھ تیار کردیا۔ جب سب کھانا کھا چکے اور دودھ پی چکے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفت گو شروع کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد وثنا سے آغاز کیا اور فرمایا'' **الحمدلله نحمده نستعينه ونومن به ونتوكل عليه** ''۔ اس بعد اس کی وحدانیت کی گواہی دی اور شرک کی نفی فرمائی۔ کوئی زاہد جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم کہ اگر بفرض محال تمام لوگوں کے ساتھ جھوٹ بولوں تمھارے ساتھ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے بغیر کوئی خدا نہیں تمھاری اور تمام مخلوق کی طرف میں

Marfat.com

خدا کا رسول ہوں۔ خدا کی قسم تم تمام لوگوں نے مرنا ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے جس طرح تم نیند کے بعد بیدار ہوتے ہو یقیناً جو اعمال تم کرتے ہو اس کا محاسبہ ہوگا۔ نیکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ آگ اور عذاب کے ساتھ ہوگا۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ابلاغِ رسالت کے شروع میں مَیں کمزور وضعیف ہوں۔ مجھے مددگار اور معاون کی ضرورت ہے تاکہ مَیں خدا تعالیٰ کے حکم اور دین خداوندی کو ظاہر کروں۔ آپ میں سے جو شخص میری مدد اور نصرت کرے۔ کھڑا ہوگا میرا بھائی اور تمھارے درمیان میرا خلیفہ اور وہ میرا وصی ہوگا۔"

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ امیر المومنین علیؑ نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں۔ غصہ میں تیز اور قبیلہ ونسب کے لحاظ سے بڑا ہوں۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا دل و جان سے کوشش کروں گا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاکِ پا کو کیل الجواہر پر ترجیح دوں گا۔ رسول اللہ نے میری گردن میں دستِ مبارک ڈالے اور مجھے دعا و تعریف سے سرافراز فرمایا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بھائی اور وصی ہے جو کچھ یہ کہے گوش ہوش سے سنو اور اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرو۔

قوم اُٹھ کر چلی گئی وہ ہنستے تھے اور ابوطالب کو انھوں نے کہا تمھارا بھتیجا تم کو کہتا ہے کہ تم اس کی گفت گو سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

جعفر بن ابوطالب سے روایت ہے کہ علیؑ سے پہلے حضرت ابوطالب نے گفت گو میں پہل کی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں آپ کی مدد سے زیادہ کوئی کام پسندیدہ نہیں اور کوئی کام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رعایت سے زیادہ مطلوب نہیں۔ ہم تمھاری باتیں سننے کے لیے حاضر مجلس ہوئے ہیں۔ یہ تمام تمھارے چچا ہیں۔ میں بھی ان میں سے ایک ہوں۔ اگر وہ تیری بات قبول کرلیں اور احکام روایت تسلیم کرلیں تو مَیں سب سے پہلے ایسا کروں گا اور اگر انکار کردیں تو مَیں بھی عبدالمطلب اور آباؤ اجداد کے دین پر رہوں گا۔

Marfat.com

تمھیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے بجالایئے۔ دین کو پھیلانے اور پیغام رسالت کو پہنچانے میں کوشش کریں۔ خدا کی قسم میں جب تک زندہ ہوں تیری حفاظت کرتا رہوں گا۔ تیری حفاظت کے لیے اپنی جان ڈھال بنائے رکھوں گا۔

اس کے بعد ابولہب کہنے لگا عبدالمطلب کے بیٹو خدا کی قسم جو راہ اس نے اختیار کی ہے تمھارے لیے نقصان کی راہ ہے۔ اس سے پہلے کہ لوگ اس کی مدافعت میں کھڑے ہوں تم اس کی حمایت سے دست بردار ہو جاؤ۔ ابوطالبؑ نے کہا اے بھتیجے اس احمقانہ گفت گو سے باز آ اور دوستی کے لباس میں دشمنی نہ کر۔ خدا کی قسم جب تک میں زندہ ہوں اس کی حمایت نہیں چھوڑوں گا اور اسے دشمنوں کے سپرد نہیں کروں گا۔ اگر عبدالمطلب کی اتباع کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو میں یقیناً اس کی تصدیق کرتا۔ اگر انصاف کرو تو مسلمان ہو جاؤ ورنہ اس کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچو اس وقت تک جب کہ خدا تعالیٰ اپنے حکم کو نافذ نہ کر دے۔

(معارج النبوۃ، جلد۲، ص ۲۴۱۔۲۴۳)

علامہ ڈاکٹر طاہر القادری سیرۃ الرسول جلد ۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ ہمارا ارادہ ہے تمام قوم کے سرداروں کو دعوت دیں تم ایک پیالہ دودھ، تھوڑے سے گوشت اور چند روٹیوں کا انتظام کرو اور سب کو بلاؤ۔ ۴۵ کے قریب روساء و امراء پہنچ گئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کے لیے تھوڑی سی روٹی چبا کر سالن میں ڈال دی اور برتن اُن کے سامنے رکھ کے فرمایا کہ اپنی اپنی طرف سے کھانا شروع کریں۔ کھانے کی مقدار اتنی تھی کہ عام حالات میں اس سے بمشکل ایک آدمی پیٹ بھر سکتا تھا۔ مگر سب نے سیر ہو کر کھایا۔ وہ گوشت بھی کھاتے رہے اور شوربا بھی پیتے رہے۔ جب دودھ کی باری آئی تو ایک پیالہ باری باری پیش کیا گیا اور وہ بھی آخر تک لبریز رہا۔ ابولہب نے کھانے کے بعد ہی شور مچا دیا۔ اے عرب کے باشندو اپنی زندگی میں اس سے بڑا جادو ہم نے نہیں دیکھا۔ اس لیے یہاں سے اُٹھو اور گھروں کو سدھارو ایسا نہ ہو ہم بھی اس جادو کے

Marfat.com

اثر میں آ جائیں۔ ابولہب کی یہ بات سنتے ہی سب لوگ منتشر ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا اس شخص نے ہماری بات نہیں ہونے دی کل پھر ایک دعوت کا اہتمام کرو اور انھیں دوبارہ بلاؤ۔ دوسری بار جب سب نے کھانا سیر ہو کر کھالیا تو ابولہب نے پھر ٹانگ اڑائی اور بڑے کھردرے انداز میں بولا ہمیں تمھارے دین، مشن، تعلیم اور تحریک سے کوئی دل چسپی نہیں ہے۔ یہ ساری کارروائی بند کرو اور اپنے خاندان تک محدود رکھو۔ پوری قوم کو دعوت دینے کی ضرورت نہیں۔ تمھارے قبیلے کا فرض ہے کہ وہ خود تم کو روکیں۔ وگرنہ پوری قوم ناراض ہو جائے گی اور مَیں نہیں سمجھتا کہ تمھارا خاندان پوری عرب قوم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ اسلام کا نام زبان پر لانا ترک کر دو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اکابرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

"والذی لا الہ الا ھو۔ انی رسول اللہ الیکم فامۃ والی الناس عامہ واللہ لتنھوتن کما تنابون ولبتعثن کما تسنیقطون ولتحاسین بما تعلمون وانھا الجنۃ ابدا والنار ابدا"۔ (الکامل ابن اثیر، ۲۔۶۱)

اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں تمام لوگوں کی طرف خصوصاً رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں بخدا جس طرح تم سو جاتے ہو اس طرح ایک دن مر جاؤ گے اور جس طرح تم بیدار ہوتے ہو اُسی طرح ایک دن اُٹھائے جاؤ گے جو کچھ آج کرتے ہو کل اس کا حساب کتاب ہوگا۔ اس کے بعد نیک اعمال اور کامیابی کی صورت میں جنت حصے میں آئے گی اور ناکامی کی صورت میں دوزخ میں جانا ہوگا۔

"یا بنی عبدالمطلب انی واللہ لااعلم شاباً فی العرب جائوقومہ بافضل عاقد جئنکم بہ۔

Marfat.com

قدجئنکم به بغیر" الدینا والآخرۃ وقد امرفی اللّٰہ ان ادعوکم الیہ فایم بوازرنی علی ھذا الامر۔"
(الکامل ابن اثیر۲۔۳۶)

"اے عبدالمطلب کے بیٹو! یقین کرو تمھیں جلال و جبروت اور عزت و تکریم بخشنے کے لیے مَیں جو انقلابی پیغام لے کر آیا ہوں عرب کا کوئی نوجوان آج تک اپنی قوم کے پاس ایسی انقلابی فکر اور دُور رس نتائج کا حامل پیغام لے کر نہیں آیا۔ میں تمھارے پاس دنیا و آخرت کی خیر و برکت لایا ہوں اور یہ اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں صداقت و نور کے اس سرچشمے کی طرف بلاؤں۔ پس اس انقلابی تحریک میں جلدی سے شامل ہو جاؤ۔ بتاؤ تم میں سے کون کون میرا ساتھ دے گا۔"

تمام لوگوں پر موت کا سکتہ طاری ہو گیا ہونٹوں پر مہر سقوط لگ گئی۔ انھیں اس مشن کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں تھا۔ انھیں دین اور مشن سے کوئی دل چسپی نہ تھی۔ یہ دعوت ان کے ذوق ہی کے خلاف تھی۔ آخر جو بات سمجھ گئے تھے ان سے رہا نہ گیا اور وہ صاحب ایمان تھے۔ اگرچہ عمر چھوٹی تھی اور جسم ناتواں تھا مگر جذبہ توانا تھا۔ بڑی جرأت اور جسارت سے بولے۔

"اے اللہ کے سچے رسول میں اگرچہ سب سے چھوٹا ہوں، کمزور ہوں، صحت گری ہوئی ہے، مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس انقلابی مشن میں مَیں آپ کا ساتھ دوں گا اور قدم سے قدم ملا کر چلوں گا۔"

یہ انقلابی فکر قبول کرنے اور اُمید افزا جواب دینے والے حضرت علیؑ ابن ابی طالب تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو گئے ان کی گردن کو بوسہ دیا۔ جو ڈیل ڈول والے تھے وہ ہنس پڑے۔ انھوں نے صرف ظاہری حالات ہی کو دیکھا تھا اور ایمان کے

Marfat.com

ساتھ جو جواں جذبہ اور حوصلہ تھا وہ اُسے نہ دیکھ سکے۔ کچھ ہی دیر بعد مشن پھیل گیا اور کفر اپنی نخوت اور رعونت سمیت سرنگوں ہو گیا۔ (سیرت الرسول، جلد ۳، صفحہ ۳۶۳۔۳۶۶)

سیّد دو عالم کم عمر تھے اور حضرت ابو طالب کی کفالت میں ان کے گھر میں رہتے تھے۔ ان ہی ایام میں ایک دن ابو طالب اور ابولہب دونوں بھائیوں میں کشتی ہوئی۔ دونوں جوان تھے مگر ابولہب نے ابو طالب کو نیچے گرا لیا اور فاتح کی حیثیت سے بطور فاتح ان کی چھاتی پر بیٹھ گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منظر اچھا نہ لگا۔ آپ بڑی جرأت سے آئے اور ابولہب کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لیا اور نیچے گرا دیا۔ ابولہب حیران رہ گیا اور پوچھا مَیں بھی تمھارا چچا ہوں اور ابو طالب بھی چچا ہے پھر تم نے اس کا ساتھ کیوں دیا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی بے خوفی سے جواب دیا وہ مجھے تمھاری نسبت زیادہ عزیز ہیں۔ کینہ پرور ابولہب نے یہ بات دل میں بٹھالی اور پھر ساری زندگی اس بات کو نہ بھولا اور اسی دن سے دل میں عناد رکھنے لگ گیا اور اس عناد کو زندگی کا مشن بنا لیا۔

(علامہ ڈاکٹر طاہر القادری، سیرت الرسول، جلد ۳، صفحہ ۳۶۶)

◆◆◆

Marfat.com

پیشِ لفظ

(طباعتِ دوم)

خطبۂ غدیر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کا آخری خطبہ ہے جو ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ بعد از جمعتہ الوداع بمقامِ خم غدیر اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنا کر دیا گیا جس میں قریباً ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام موجود تھے۔ اصل مفصل خطبہ کی تلاش، تحقیقات و ترجمہ محترم جناب پروفیسر سیّد وزیر الحسن عابدی صدر شعبۂ فارسی پنجاب یونیورسٹی کی کوششوں اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ، طباعت، تصحیح تمام مراحل ان کی نگرانی میں ہوئے جس کے لیے آپ نے بہت وقت وقف کیا۔ والد محترم نے کتابی شکل میں چھپوایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۷۰ء ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔

۱۸ ذی الحجہ ۱۹۷۰ئعید غدیر کے موقعہ پر ایک اجتماع شیخ محمد طفیل ایڈیشنل کمشنر (آپ خواجگان نارووال میں سے تھے) کے گھر پر ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں جناب وحید الحسن ہاشمی (مرحوم) کے سکول کے بچوں نے آہنگ حیدری (مصنفہ جناب وزیر الحسن عابدی) کا ترانہ قومی ترانے کی دھن میں سنایا۔ حاضرین کو ایک ایک نسخہ خطبہ غدیر تحفتاً پیش کیا گیا۔ میرے ذہن میں یہ منفرد منظر نقش ہے۔ اسی طرح جیسے آج سے ۴۱ سال پہلے تھا۔ فرق یہ ہے کہ تقریباً وہ سب بزرگ حضرات اس دنیا میں نہیں۔ اللہ پاک بطفیل آئمہ طاہرین انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

Marfat.com

اس دوسری طباعت کے موقع پر میرے مہربان سیّد محمد علی انجم مہتمم اظہار سنز اُردو بازار لاہور اور مَیں نے سوچا کہ اس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری خطبہ کے ساتھ آغاز اسلام کا پہلا خطبہ جو بہ حکم خدا ''وانذر عشیرتک الاقربین'' کی اطاعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا، اس کے ساتھ اکٹھا شائع کیا جائے۔ اس پیغام کو سنانے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قرابت داروں خصوصاً بنی ہاشم و بنی مطلب بن عبد مناف کے افراد کو اکٹھا دعوتِ طعام دی۔ بعض روایات کے مطابق ۴۵ افراد جمع ہوئے۔ کھانے کے بعد ابولہب بن عبدالمطلب نے اپنی لایعنی باتیں شروع کر دیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب نہ فرما سکے۔ دوسرے دن پھر دعوت دی گئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قرابت داروں کے سامنے پیغام اسلام پیش کیا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آغازِ تبلیغ میں پہلا خطبہ (First Public Declaration) ہے۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا خطبہ اور آخری خطبہ اکٹھے طبع ہو جاتے ہیں۔ پہلے خطبہ میں آپ نے دعوت توحید و رسالت دی۔ اس کام میں مشکلات کے پیشِ نظر اپنے قرابت داروں سے اس کام میں امداد بھی طلب کی اور وعدہ کیا کہ جو اس تبلیغ کے کام میں میری مدد کرے گا وہ میرا نائب ہوگا میرا وصی ہوگا اور میرا وارث ہوگا۔ اس دعوت پر تمام حاضرین میں سے صرف ایک نوخیز علی ابن ابی طالب نے ہر حال میں حمایت کرنے کی حامی بھری۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حاضرین جن میں بزرگ محترم بھی شامل تھے کو کہا کہ یہ میرا نائب ہے میرا وارث ہے اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔

یہ سُن کر ابولہب نے طنزاً حضرت ابوطالب کو کہا کہ لو سنو تمھارا بھتیجا تمھیں حکم دے رہا ہے کہ اپنے بیٹے کی اطاعت کرنا۔ بہر حال ابولہب کی منفی باتوں کے بعد حضرت ابوطالب نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین دلایا کہ آپ اپنے پیغام کو جاری رکھیں جب تک مَیں زندہ ہوں آپ کو کوئی روک نہیں سکے گا۔

مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ ساری کوششوں کے باوجود ہم مفصل خطبہ حاصل کرنے

Marfat.com

میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ لاہور میں شائع شدہ اُردو کتب تاریخ وسیرت میں مشکل سے چند فقرے دعوت ذوالعشیرہ کے متعلق ملتے ہیں۔ مفصل خطبہ کی صورت نایاب ہے۔

اصل ماخذ فارسی وعربی کی کسی کتاب میں شاید مفصل خطبہ مل جائے۔ خدائی پیغام کی پہلی دعوت جس میں حاضرین کے لیے کھانے کا انتظام بھی ہو، میں صرف دو چار فقرے تو نہیں کہے جاتے یقیناً مفصل خطبہ دیا ہوگا۔ پہلا تعارفی پیغام ہے جس میں آئندہ کی مشکلات بھی زیرِ بحث آئی ہوں گی۔ خاصا طویل خطبہ ہونا چاہیے۔ کسی وقت مفصل خطبہ مل گیا تو انشا اللہ ضرور شائع کریں گے۔ اب کمپیوٹر پر مختلف لائبریریوں اور ویب سائیٹس کی سہولتیں ہیں۔ اگر کسی اہلِ قلم کو شوق جستجو ہو اور تفصیلی معلومات خطبہ دعوت ذوالعشیرہ کے متعلق حاصل ہو جائیں تو درخواست ہے کہ ہمیں اطلاع فرمائیں شکر گزار ہوں گے۔ مفصل خطبہ دعوت ذوالعشیرہ تو حاصل نہ ہو سکا لیکن چند موجودہ کتابوں میں سے اقتباسات تبرکاً خطبہ کے آخر میں شامل کر دیے ہیں۔ اس ضمن میں پروفیسر ڈاکٹر افتخار وارث کی معاونت کا شکر گزار ہوں۔

خطبہ غدیر کے پہلے ایڈیشن کے محرک و معاونین جناب شیخ محمد طفیل صاحب، جناب پروفیسر سیّد وزیر الحسن عابدی صاحب، سیّد ذوالفقار علی شاہ صاحب، نواب عاشق حسین قزلباش صاحب، شیخ نزہت حسین اکاؤنٹنٹ جنرل، ماسٹر راحت حسین صاحب اور والد محترم ملک محمد حیدر مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے دعا فاتحہ کی درخواست ہے۔

شکریہ!

پیش گزار

انجینئر ملک محمد اسلم (ایڈووکیٹ)

7۔ غالب مارکیٹ، گلبرگ-III، لاہور

042-35756860

◆◆◆

Marfat.com

خطبۂ غدیر

جو

خاتم النّبین، افضل المُرسلین

حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کو

غدیرِ خم کے مقام پر ارشاد فرمایا۔

Marfat.com